بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

Digitized by Khilafat Library
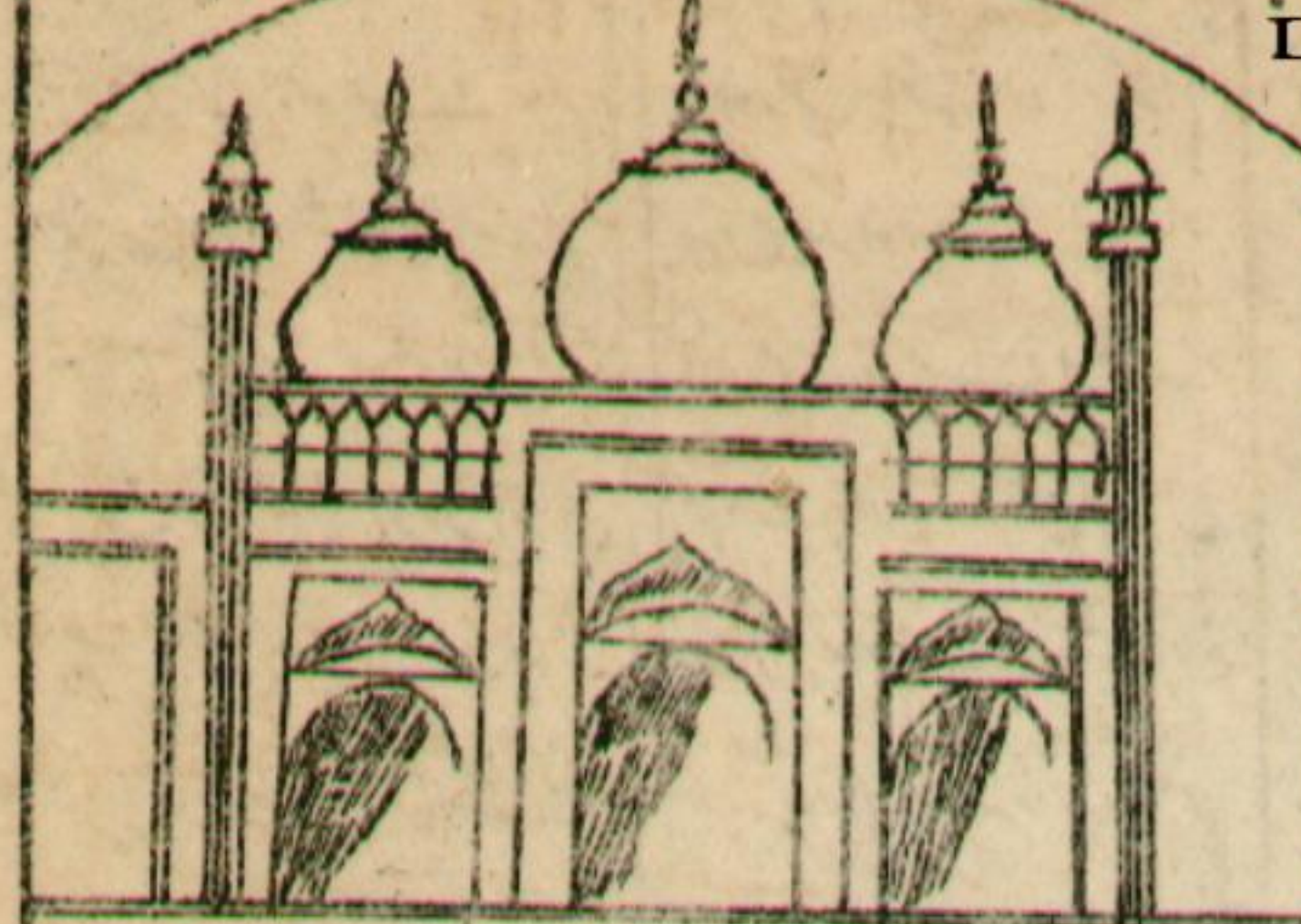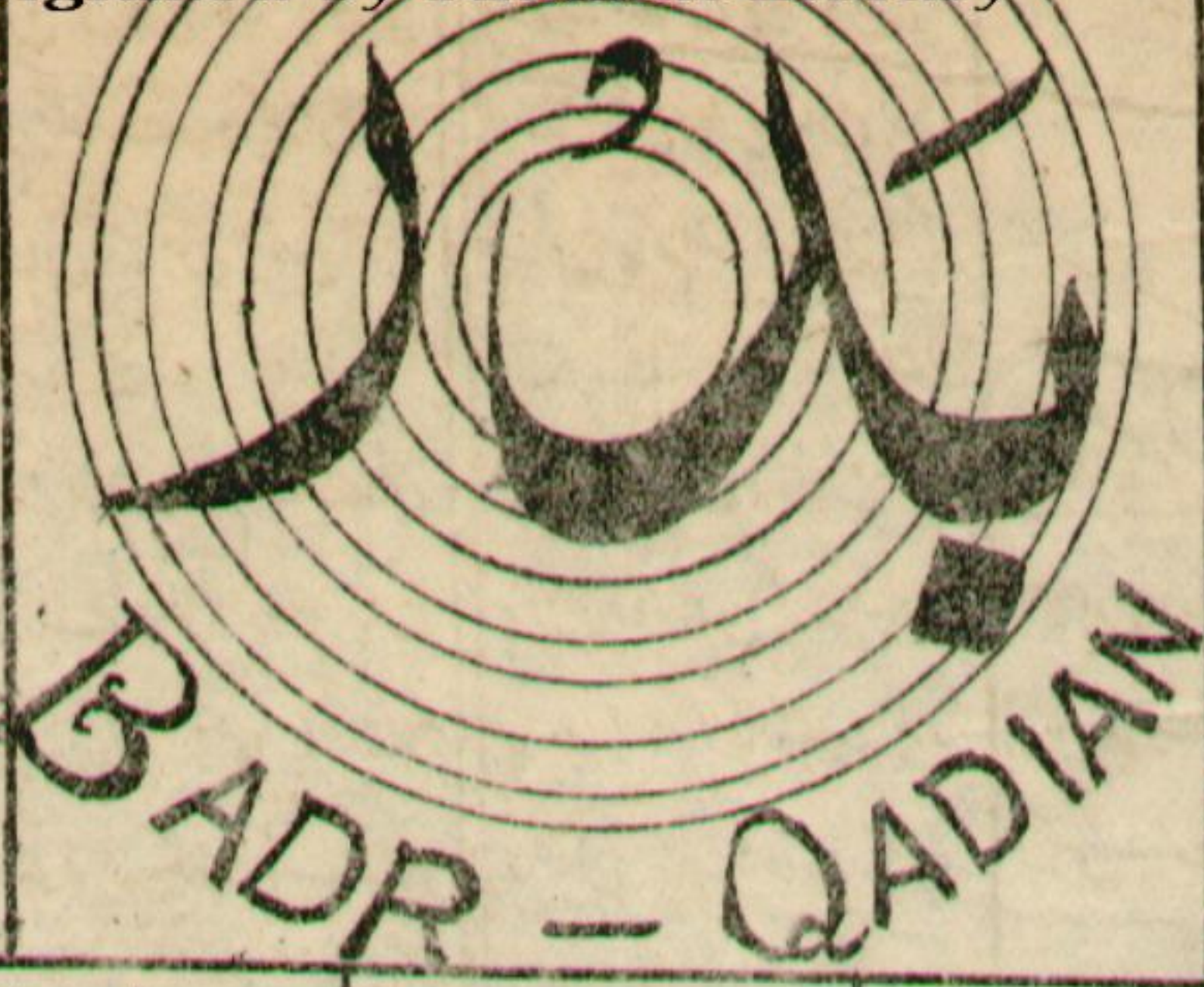
بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ؏ (بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید)

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی بعوض دارالامان بینی

(للعہ) پیشگی

جلد ۸

مورخہ ۸۔ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء مطابق ۱۸ بساکہ ۱۹۶۵

نمبر ۲۷

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

(نمبر ۵)

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۷-۲۲-اپریل)

نامۂ منظوم

لودہی ننگل میں جناب مولوی نور احمد صاحب نے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پورانا منظوم خط دکہایا۔ جو حضرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یہ خط ۱۸۷۲ء کا لکہا ہوا ہے جس کو اب سینتیس ۳۷ سال گذرتے ہیں اس خط کے لکھنے کا سبب مولویصاحب نے یہ سُنایا کہ ان کے والد مولوی اللہ دتا صاحب کو ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے صاحبزادگان کو تعلیم دینے کے واسطے ملازم رکہا تہا اور بعض اسباب ایسے ہوئے کہ مولویصاحب چندروز وہاں رہ کر واپس چلے آئے قادیان کے ایام میں مولوی صاحب کا حضرت اقدس کے ساتھ بعض مسائل دینی پر مباحثہ ہوا تھا اسی کے متعلق مولوی صاحب نے واپسی پر حضرت کی خدمت میں ایک منظوم خط لکہا تہا یہ جواب نظم میں حضرت نے فوراً لکہ دیا تہا اس نظم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے آپ کو آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر محبت تہی اور آنحضرت کی زندگی کے آپ کس قدر قائل تھے۔ کیونکہ اس نور کے فیضان کو آپ اپنے دل میں ہر وقت محسوس کر رہے تھے۔ مولوی نور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ اونہوں نے یہ نظم مجھے دیدی کیونکہ اس جگہ فرصت نہ تہی کہ میں اس کو نقل کر سکتا۔ کپورتہلہ میں پہونچ کر میں نے برادرم مکرم معظم منشی ظفر احمد صاحب کے سپرد کیا کہ اسکو خوشخط نقل کردیں جسے کاتب آسانی سے لکہ سکے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس نظم میں کل ۹۹ شعر ہیں اصل نظم بعد نقل رجسٹری کرا کے بخدمت مولویصاحب کپورتہلہ سے واپس کی گئی۔ کیونکہ وہ اس کو بطور تبرک اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

حیات النبی

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہودؑ کا ایک بہت پرانا نامۂ منظوم جو کہ آپ نے ایک دوست کو ۱۸۷۲ء میں لکھا تہا۔ جس کو اب ۳۷ سال ہوئے ہیں اس کے دستیاب ہونے کا مفصل ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس آن خداوند یکتائے را — بہر دمبہ عالم آرائے را
بہر لحظہ امید یاری ازوست — بہر حالتے دوستداری ازوست
جہان جملہ یک صنعت آباد اوست — خنک نیک بختے کہ دریاد اوست
رسُولِ خدا پرتو از نور اوست — ہمہ خیر ما زیر مقدور اوست
ہماں سرور و سید و نور جہان — محمدؐ کزو بست نقش جہان
بشر کے بُدے از ملک نیکتر — نہ بودے اگر جان محمدؐ بشر
دلش ہست نورانی و سرمدی — بتابد درو فرۂ ایزدی
کسے کش بود مصطفےٰ رہنما — سر بخت او باشد اندر سما

پرانہ یاد اوہست جان و دلم
بس از وے سلامم تو اے شفیق
کہ یاد من خستہ کردی تو دور
چنان نظم و نثر فن کہ اندر آں
صفا ہا چنان اندر آں بیش بیش
ظہوری اگر آگہہ شدے زاں صفا
چنان در سخن صفوت و بند بست
زگفتنی سرے است صفوت اساس
نہ بے نخو آں بود نخو سداد
سخن را اندان گونہ آراستہ
سخن کو نمودست در معدن
سخن نام دریافت زان نامۂ
سخن آں چنان باید و استوار
خموشی بہ از گفتن اینچنین
سخن معدن دُرّ و سیم طلاست
سخن گرچہ باشد چو لولو نثر
سخن قامتے ہست با اعتدال
چو گفتار باشد بلیغ واتم

بخواب اندر اندیشہ ہم نگسلم
کرم گستر و ہمرہ و ہمطریق
فرستادہ نامۂ ہمچو حور
ندیدم بہ بہر خود اندر جہان
کہ حاسد بہ بیند ازاں روئے خویش
نشستے پس زانوئے اختفا
کہ عقد گہر را بہ صد شکست
مرصع زیاقوت و مرجان و ماس
ہمہ منتظم صرف آن نحو بار
نمے آید از پیر و نو خاستہ
بہ معنے رسانید لفظ سخن
زبوپہنگی ہائے آں خامہ
چہ حاصل سخن گفتن نابکار
کہ لب ہا نہ جنبانند ازاں آذین
اگر نیک دانی ہمین کیمیاست
گذارید نش نیز خواہد ہنر
فصاحت چو خود بنا گوش و خال
اثر ہا کند در دلے لا جرم

نوٹ ہے۔ ان ہر دو شعروں میں کاغذ کے بوسیدہ ہو کر پھٹ جانے کے سبب پہلے دو دو لفظ معلوم نہ ہوتے منشی ظفر احمد صاحب نے نقل کے وقت سیاق و سباق کے مطابق یہ الفاظ لکھ دئے ہیں۔

(کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا۔)

دگر منطقے ہمل است و خراب
زبان گرچہ بہرے بود موجزن
کسے کو ندارد ز قوت تمام
بحمد اللہ کان مشفق پر سداد
عجب ذوق میداشت آن ارجمند
کجا شد دریغ آں زمانِ وصال
بہ ستم ازاں سبز خیاے نماند
درین گوشہ چون یا دیاران کنیم
دل خود بدنیا چہ بندد کسے
چہ فرق است در روز و شب جز گریہ
دو دست دعا پیش حق گسترم
بمکتوب گر گفتن شاد کام
دگر آنچہ تحریر کردآن رفیق
کہ از بحث دین زان نکردیم یاد
من آن نیستم کز رہ بغض و کین
تراناحق این بدگمانی فتاد
بہ غمخوار ایت گویم اے نیکمرد
کہ انکار بر زندگی ۔۔ نبیؐ
جہان جملہ مردہ فتادست و زار
چنین است ثابت بقول سروش
اگر در ہوا ہمچو مرغان پری
وگر زآتش آئی سلامت برون
اگر منکری از حیاتِ رسولؐ
خدائش چو خواندہ گواہ جہان
اگر منکر او خیر دا ـــــــــ
بمہر منیرش خطاب از خدا است
اگر یکدمے گم شود آفتاب
خردمند نیکومنش طبع راست
چو بیند سخن را زحق پروری
مشو عاشق زشت روز نہار
مکافات دارد ہمہ کاروبار
زمین از زراعت تہی داشتن
زہے دولت من کہ فضل مجید
زمین نیکتر آن کہ بعد از خبر

چو خواب پریشان رود بے حساب
طلاقت نگیرد بجز علم و فن
چہ طور ش سیاقت[له] بود در کلام
درین جملہ اوصاف یکتا فتاد
کہ بودیم در خدمت ارجمند
کجا شد چنان خرم آن ماہ و سال
ازآن جام مے یک سفالے نماند
دو دیدہ چو ابر بہاران کنیم
کہ ایام الفت ندارد بسے
فتد خاک بر فرق این روزگار
کہ حسرت نماید بفضل و کرم
خط و نامہ با ما چرا شد حرام
کرم گسترد و مہربان و شفیق
کہ خوف ملال تو در دل فتاد
بر بخم ز تحریک در بحث دین
درون کسے بدگمان ہم مباد
نہ باید بہ غمخوار دل رنجہ کرد
نشان است بر موت واہاجلی
یکے زندہ اوست از کردگار
اگر راز معنی نیابی خموش
دگر بر سر آب ہا بگذری
وگر خاک را زر کنی از فسون
سراسر زیان است و کار فضول
چراد اندش عاقل از غائبان
بجان دانش نیز نگذاشتے
دریغا ازین پس گناہا چراست
شود عالم از تیرگی ہا خراب
نتابد سر از آنچہ حق و بجاست
دگر در سخن کم کند داوری
وگر خوب گم گردد از روزگار
تو خار و خسک تا توانی مکار
بہ از تخم خار و خسک کاشتن
مرا اندرین اعتقاد آفرید
نیارد بدل اعتقاد دگر

زبان را کند منع زان ہر سخن
بدنیا ہمہ نوع سود و زیان
توان از سخن مایۂ یافتن
ہم از گفتگو ہا کے آن بود
چسان گفتہ من بفہمی تمام
اگر جابجا سر بتابد ز پند
مے از تو دارم عجب اے اخی
رسوم معظم کہ دارجان
چہ چیز از تو او را حجاب است و بند
مشو غرہ بر گفتۂ یک کسے
ز ہر جا ضلے بہرہ گیر اے جوان
قدم نہ بہ تقلید اہل کمال
میانہ گزین باش و با اعتدال
دو چشم کسے چون سلامت بود
بہ تحقیق باید نظر جست داشت
چو صوفت صفا در دل آمیختند
دو چیز است جویان دنیا و دین
خدا راست آن بندگان کرام
بدنبال چشمے چو مے ننگرند
از ہاست در گفتگوئے شان
در او شان بہ اظہار ہر خیر و شر
بگفتن اگرچہ خدا نیستند
کسے را کہ او ظل یزدان بود
بردش ازان سو گر آید کتاب
ولیکن بباید کتابے تمام
ز عہدے کہ کردم نگردم گہے
مگر کاسمانے دگر گونہ کار
چہ گویم ز تدریس اطفال حال
معلم بتیسر شود بست کس
کجا آن قناعت گزین اوستاد
بگوشیم و انجام کار آن بود
قنادست و دفاضلان حرص و آز
طمع عہدہائے گران بگسلد
بجویند از حرص کثرت بمال
دریغا ندانند این مردمان
زمانہ چسا بیدق آہستہ راند
بنظم این قدر ماجرائے برفت

کہ دور از ادب باشد و سوء ظن
باغلب رسد ز انہ میتر زبان
مقرب شدن پایۂ یافتن
کہ در گفتنش خطرۂ جان بود
چسان بزم اندر دلت این کلام
عجب نیست گر خود بہ جہل است بند
کہ فرزانہ باشی و نادان شوی
چراغ جہانش بگویند میان
چو دیوار را داری کشیدہ بلند
کہ عقل و تدبر نہ دارد بسے
بعقل و ادب باش پیرا جوان
کہ خود او فتد ناگہان در ضلال
کہ یکسو روی باشد از اختلال
بیک چشم دیدن ندامت بود
دو دیدہ معطل نباید گذاشت
ہما دا از سواد عیون ریختند
دل روشن و دیدۂ دوربین
کہ از سر شان بیکند صبح و شام
جہانے بدنبال خود مے کشند
چکد نور وحدت ز روہای شان
نہادست حق خاصیت مستتر
شدے از خدا ہم جدا نیستند
قیاسش بجز جہل و طغیان بود
ازین سو بزودی بگویم جواب
کہ باشد محیط ہمہ مایۂ ام
اگر دم رباید صبا زین سپہ
فراز آید از گردش روزگار
کہ دارم دل از حال شان پرملال
ولیکن بزد مشکل این است و بس
کہ براند کسے آمد از اتحاد
کہ آن خواہش در آئے یزدان بود
ہمہ جا نگاہ شد و طبع باز
ز دلدار پیوند جان مگسلد
ازان خود فتد اندران اختلال
کہ آہستگی ہم رساند بدان
کہ ناگاہ برجائے فرزین نشاند
بہوشی گر از من خطائے برفت

کہ من بندۂ ناکس و کہترم
بود چشم احرار از عیب پاک

نہ گوہر شناسم نہ با گوہرم
اگر جابجا عیب بیند چہ باک

الراقم۔ بندہ آثم غلام احمد عفی اللہ عنہ
۲۰ ستمبر ۱۸۷۲ء

بیبیوں کے حقوق

بیان کرتے کرتے ہیں حیران ہوں۔ کوئی خطبہ ایسا بیان نہیں کیا جس میں عورتوں کے حقوق کی طرف توجہ دلائی ہو۔

۲۔ شریعت نے مرد کے لئے عدت ہی نہیں رکھی اور عورتوں کے لئے کسی مصلحت سے عدت رکھی ہے مگر بعض مرد بھی نادانی سے عدت بیٹھتے ہیں۔

۳۔ اللہ تعالے نے عورت مرد کے لئے بڑی نعمت بنائی ہے۔ "ولہن مثل الذی علیہن" کا خیال رکھو۔ ہمارے گھر میں دور دور سے عورتیں آتی ہیں اور مردوں کی بدسلوکیوں کی عجیب عجیب شکائتیں بیان کرتی ہیں۔

۴۔ میرے دل کو اس سے بہت صدمہ ہوتا ہے عورتیں مردوں کے لئے بہت بہت تکلیفیں اٹھاتی ہیں۔ ایک حمل کی تکلیف ہی کیا تھوڑی تکلیف ہے پھر اولاد کی پرورش اور بھی مشکل ہے۔ میں تو ایک بچے کو دس منٹ بھی نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر روتا ہو پھر تو بالکل نہیں رکھ سکتا۔ مگر دیکھو وہ کس محبت سے اسے چھاتی سے لگا کر رکھتی ہے۔ اور پھر پال پوس کے جب بڑا ہوتا ہے تو بیٹا مرد کا کہلاتا ہے۔ عورتوں کی بہت قدر کرو۔ (ارشاد امیر)

نعوذ باللہ من شرور انفسنا

شرور نفس بھی بہت خطرناک ہیں۔ بعض لوگ شریعت کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ صرف اس لئے نازل ہوئی تا ثابت ہو کہ انسان کیسا عاجز ہے اور اس دہوکہ دہ شیطانی خیال سے شریعت پر عمل کرنے سے محروم رہتے ہیں۔

وہ شریعت کو ایک پابندی سمجھ کر چھوڑتے ہیں۔ مگر خود ان کے اپنے خود ساختہ قوانین کی پابندیاں ہیں کہ وہ اگر جمع کی جاتیں تو شریعت سے چوگنی بن جاویں۔ پھر ایک شر نفس یہ ہے کہ انسان نیکی کرتا ہے مگر ساتھ ہی گھمنڈ آ جاتا ہے وہی نیکی وبال جان بن جاتی ہے۔ پھر اسی طرح اکل مال بالباطل کے کئی طریق ہیں صرف چوری کا مال ہی حرام نہیں ہے ان سب باتوں سے محض خشیت اللہ ہی بچا سکتی ہے (〃)

له اگر لفظ سیاق میں جس کے معنے روانگی کے ہیں شاید جائز ہو تو سیاقت ہے۔ ورنہ لیاقت (ظفر احمد)

کلام امیر المومنین

عقل اور مذہب — یہ سوال اُٹھایا گیا ہے کہ عقل و نقل باہم متخالف ہوں تو کس کو مقدم کریں اگر کہو عقل۔ تو پھر حکماء کے مذہب کی فتح ہے اور اگر کہو کہ نقل۔ تو پھر نقل کے ذمہ دار ہم اس وقت ہو سکتے ہیں جب عقلمند ہوں۔ اب جب عقل ہی بیکار سمجھی گئی تو نقل کا کیا اعتبار۔ سید احمد۔ امام رازی۔ غزالی اس طرف گئے ہیں۔ کہ عقل مقدم ہے جہاں عقل کے خلاف ہو وہاں نقل کی تاویل کریں گے چنانچہ یہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔ شیخ ابن تیمیہ نے ایک جلد کتاب اس مضمون پر لکھی ہے اور وہ کہتے ہیں یہ سوال سرے سے ہی غلط ہے عقل صحیح اور نقل صریح کبھی آپس میں متعارض نہیں ہو سکتے۔ ایک چشمہ سے دو چیزیں نکلیں اور پھر آپس میں ایک دوسرے کو نقیض ہوں۔ یہ غلط بات ہے۔

مکتوبات امیر المومنین

جناب حکیم مکرم معظم

کرمت نامہ کو پڑھ کر مجھے دیر تک تعجب رہا کہ ایک حکیم ہو محمد صدیق ہو ایسا بے جا تعصب کا پیرا ہوا سوال کرے۔ سوال کے متعلق مجھے جو تعجب ہوا وہ سبب جانئیں تعجب کے اسباب ہیں

ایک دائیں سے بائیں کو لکھنا مسلمانوں کا ایجاد ہی نہیں مسلمانوں سے پہلے عبری زبان اور توریت دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے۔

دوم کانوٹی بھی دائیں سے بائیں کو لکھی جاتی ہے۔

سوم۔ فطرۃً اگر دیکھا جاوے تو دیکھا دینے وقت ہاتھ کو آگے کیا جاتا ہے نہ کہ پیچھے ہٹایا جاتا ہے اگر ہندی طرز [illegible] قدرتی ہوتا تو بائیں ہاتھ سے شروع ہوتا۔ خاکسار اس وقت جس عہدہ سے پر ہے وہ گدا بادشاہ آست کا معاملہ ہے۔ اس لئے آپ میری حضوری کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

۲۔ بحضور مکرم حضرت نواب صاحب ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے حکم سے خانصاحب محمد [illegible] صاحب سوداگر امرتسر نے اپنی تصنیف کے تمام رسائل نصف قیمت پر جیسے وہ لکھتے ہیں بھیجدئیے ہیں۔ میں نے ان کو پڑھا ہے اور بہت ہی غنیمت یقین کیا ہے اور بہت کا لفظ اس لئے کہ ایک امیر کی قلم سے ان کا نکلنا ملک کی خوش قسمتی کا نشان ہے والحمد للہ رب العالمین

ان رسائل میں جناب نے بہی خواہان قوم میں جن لوگوں کا نام لیا ہے انکی فہرست حضور نے لیکچر ششم ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ میں کی ہے فضلائے فیض رسان زمانہ حال کا عنوان دیا ہے اسے دیکھ کر میرے دل پر عجب اثر ہوا کہ ان لوگوں نے مخالفان اسلام کے سامنے کیا کام کیا۔ پھر خدام والا مقام نے گلدستہ منافع میں صفحہ ۴۹ علماء اسلام کے عنوان سے جو کچھ ارقام فرمایا ہے اس کا فقرہ مرقومہ صفحہ ۶۰ پیرہ دو ہمارے علماء و پیرزادہ اور سجادہ نشین رؤسا رہ بتاوین۔ آہ درد دل سے آپ نے ملامت کی ہے مگر بے ادبی معاف! علماء نے جو کام کیا ہے اسے یا تو جناب کو ملازمان نے اطلاع نہیں دی کہ مولوی رحمۃ اللہ۔ مولوی آل حسن کو اظہار حق۔ اعجاز عیسوی۔ استفسار۔ پھر پیغام محمدی۔ دافع البلیسات۔

مولوی محمد علی کان پوری کی اور تنزیہ القرآن سہسوانی کی عیسائیوں کے مقابل اور آخر اس خاکسار نور الدین کی کتاب فصل الخطاب دو جلد ابطال الوہیت مسیح۔ مسیحی لوگوں کے مقابل اور مولوی محمد قاسم نانوتوی کی کتاب اور آپکے رسائل تمام دنیا کے مذاہب باطلہ کے مقابل اور خاکسار کی کتاب نور الدین آریہ کے مقابل اور تصدیق براہین احمدیہ۔ ۔ ۔ اور سب کے خاتم پرانی کتابیں عربی فارسی اردو۔ تصنیف مرزا غلام احمد صاحب قادیان تمام مذاہب کے سامنے اور بہت سی لطیف جن کے خیال پر مینے آپکے رسائل طلب کئے آپنے ان کا ذکر حقارت کے رنگ میں بھی نفرمایا۔ پھر اسلام کا جہاز کس طرح امراء کے ذریعہ ساحل پر پہونچے جب آپ جیسے امیر ابن امیر کو فضلاء زمانہ حال میں انتخاب کے وقت ایک عدد و علیگڑھ کی جماعت نے اونچی جگہ تو ذکر کرنے کا کام نہیں کیا۔ آہ! آہ! آواہ! پھر گلدستہ علوم کے صفحہ ۱۳ میں ایک نظم حضور نے لکھی ہو وہ غالباً تحفہ نصائح سہولی ہے گو نام نہیں لیا۔ آخری مصرعہ مرقومہ جناب یہ ہے۔ ذلیقہ دینی کو دو کے + ذ یکجہ دختر عزیز

قابل غور ہے جس اسلام میں "یغضوا من ابصارہم" ہو وہاں نظر کرنے کے منتظر بدختر سے خصوصاً دختر خوب بلکہ دختر خوبتر کیا ممکن ہو اور کیا کوئی ایسی تعلیم کو قرآن کریم اور حدیث صحیح یا اقوال ائمہ اربعہ یا ائمہ تصوف سے دکھا سکتے ہو حاشا وکلا۔ بہرحال یہ سب کتابیں خاکسار کے پاس ہیں آپ اگر چاہیں تو عاریتاً یا قیمتاً میسر ہو سکتی ہیں۔ مخلص نور الدین

نوائے محمود

(مرزا محمود احمد صاحب)

میاں صاحب کا طائر خیال جس اوج سخن پر پرواز کر رہا ہو اس کے سمجھنے کے لئے معمولی رسم و رواج کی عینک کافی نہیں ہمارے دوست ایسی نظموں کو تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا خیال کریں۔

آؤ محمود ذرا حال پریشاں کر دیں
اور اس پردے میں دشمن کو پشیماں کر دیں

خنجر ناز پہ ہم جان کو قرباں کر دیں
اور لوگوں کے لئے راستہ آساں کر دیں

کھینچ کر پردہ رخ یار کو عریاں کر دیں
وہ نہیں کرتے ہیں ہم ان کو پشیماں کر دیں

وہ کہیں ہم کہ گدا گر کو سلیماں کر دیں
وہ کریں کام کہ شیطان مسلماں کر دیں

پہلے ان آرزوؤں کا کوئی ساماں کر دیں
دل میں پھر شہر خوباں کو مہماں کر دیں

ایک ہی وقت میں چھپتے نہیں سورج اور چاند
یا تو رخسار کو یا ابرو کو عریاں کر دیں

آج بے طرح چڑھی آتی ہے لعل لب پہ تو
ان سے کہہ دو کہ وہ زلفوں کو پریشاں کر دیں

آدمی ہو کے تڑپتا ہوں چکوروں کی طرح
کبھی بے پردہ اگر وہ رخ تاباں کر دیں

اک دفعہ دیکھ چکے موسیٰ تو پردہ کیسا
ان سے کہہ دو کہ وہ اب چہرے کو عریاں کر دیں

دل میں آتا ہے کہ دل بھیج دیں دلدار کے پاس
اور پھر جان کو ہم ہدیۂ جاناں کر دیں

وہ کریں دم کہ مسیحا کو بھی حیرت ہو جائے
شیر قالیں کو ہم شیر نیستاں کر دیں

صدائے بشیر

(مرزا بشیر احمد صاحب)

اپنا غمخوار مجھکو جان اے دوست — میرا کہنا کبھی تو مان اے دوست
درد دل جو کہو لگا ہو نہیں کہوں — نغمہ اس کو کبھی نہ جان اے دوست
ورلی دنیا سے مت لگا تو دل — چند روزہ ہے یہ جہان اے دوست
پھول جتنے تو چن کے چمن سے — ہو گئے خشک بوستان اے دوست
کہہ تو یاد خدا کہ پیری میں — تجھ کو رکھیگی یہ جوان اے دوست
گر خدا کی طرف جھکے گا تو تو — وہ بھی خود ہو گا مہربان اے دوست
اس سے نکلیں گے بے بہا موتی — ایسی اسلام کی ہے کان اے دوست
زہر قاتل ہے ایک بد ظنی — ہو کبھی بھی نہ بدگمان اے دوست
گالیاں سن کے ایسا ہو خاموش — گویا منہ میں نہیں زبان اے دوست
دین تو ہوا ہے غافل کیوں — اس پہ لگتا نہیں نگان اے دوست
کر لے جو کچھ کہ ہو سکے تجھ سے — تیرے سر پر ہے امتحان اے دوست
دین سے جب تجھے کرے غافل — کہنا ... اس کو کبھی تو مان اے دوست

لوٹ لے دین کا خزانہ تو او + تجھ کو رکھنا ہے گر نشان اپنا + غم اٹھانے پڑیں گے۔ گر رہنا + اپنے دل پر جگہ خدا کو دے + چاہتا ہے اگر کہ شان بڑھے تو + کھانے پینے میں روز کو نجات + تجھ پہ اور اپنا رحم کرے + دل میں یہ کر گیا ہے گھر احمد + میں یہ کہتا ہوں بالآخر تو دعا +
کیونکہ غافل ہو سب جہاں اے دوست + خوش ہو اپنا تو نشان اے دوست + چاہتا ہے تو شادمان اے دوست + تا کہ جنت میں ہو مکان اے دوست + چھوڑ دے اپنی آن بان اے دوست + تجھ کو دیکھے نہ تو ت زمان اے دوست + اور ہو تجھ پہ مہربان اے دوست + کیا ہو سادہ ترا بیان اے دوست + تا جنت میں ہو مکان اے دوست +

ایڈیٹوریل

حج کعبہ آریہ مسافر لکھتا ہے بلا کسی وجہ موجہ کے کعبہ کو اس قدر شرف کیوں بخشا گیا (۲) خدا جبکہ محیط کل ہے تو پھر اس کا گھر کہاں اور سکونت کیسی۔ (۳) آریہ ورت میں کیا نقص دیکھا جو ملک عرب میں پسند آیا۔

کعبہ کو بیت اللہ جو کہا جاتا ہے تو اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات اسمیں مقید ہے بلکہ وہ تو تمام کائنات کے وراء الورا، عرش برین کا صاحب ہے مگر یہ مقام اس کی تجلیات کا خصوصیت سے مظہر ہے کیونکہ یہیں توحید کا پودہ لگا۔ اور بڑھتے بڑھتے زعہائی السماء تک پہونچا اور ہم اب تک دیکھتے ہیں۔ کہ توتی اکلہا کل حین۔ بس اس واسطے یہ مرجع خلائق ہے کیونکہ یہ شعائر اللہ سے ہے اس کے دیکھنے سے اللہ کی مقتدر ذات ہستی کا علم الیقین بلکہ عین الیقین حاصل ہوتا ہے۔ اسے بلا وجہ موجہ شرف نہیں بخشا گیا بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً و ھدی للعالمین فیہ آیات بینات۔ یہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے خالص خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنایا گیا۔ یہ خیر و برکت اور تمام مخلوقات کے لئے ہدایت کا موجب ہے اور اس میں اس کی قدرت نمائیوں کے کئی ایک کھلے کھلے نشان ہیں۔ چنانچہ ایک تو ان میں یہ ہے کہ من دخلہ کان آمناً۔ یہ پیشگوئی اب تک پوری ہوتی چلی آئی ہے یہاں تک کہ وہ دجال کے فتنوں سے بھی محفوظ ہے۔ پھر جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس۔ کعبہ ایک عزت کا گھر ہے کسی مقام کو معزز ٹھہرا لینا ایک معمولی بات ہے اور اسمیں رسومات کا قائم کر لینا بھی کچھ تعجب کی بات نہیں مگر شروع سے انتہا تک معزز و مکرم رہنا اور مرجع خلائق بن جانا اور رسومات مذہبی کا ادا ہوتے رہنا کسی بشر کے حیطۂ قدرت میں نہیں چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کئی معبد بنے مگر آخر نیست و نابود ہوئے یا مخالفوں کے مفتوح ہو گئے اور اپنے پرستاروں کے لئے مامن نہ رہے چنانچہ روم کا اپاسوفیا۔ آذر کا آتشکدہ۔ یونان کا ٹیراموں۔ افریقہ کا بیت المقدس خود تمہارے ہند میں سومنات۔ جگناتھ۔ کانشی۔ متھرا۔ گیا۔ امرناتھ۔ اس کی مثالیں موجود ہیں یہ امتیاز و شرف صرف کعبہ ہی کو حاصل ہے کہ وہ امن کا گھر ہے کسی غیر قوم کا مفتوح نہیں اور رسومات مذہبی برابر ادا ہوتی چلی آتی ہیں اور پھر اس سے بڑھکر یہ کہ ان سب باتوں کی پیشگوئی کیجا چکی ہے کیا اب بھی یہ سوال حل نہیں ہوا کہ کعبہ کو شرف کیوں بخشا گیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں آریہ ورت میں کیا نقص دیکھا خدا تعالیٰ رب العالمین ہے اس نے۔ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ فرما کر بتلا دیا کہ اپنی رحمت سے ہر ایک کو نوازا ہے جہاں زیادہ خشک سالی ہو وہاں بارش کی زیادہ ضرورۃ ہوتی ہے پھر اسنے آریہ ورت کو بھی ایسے ایک نبی سے جو تمام انبیاء سابقین کے کمالات کا مظہر تھا اور اپنے ایک مقام سے جو لوگوں کی نظر میں ایک کوردہ تھا ممتاز و مشرف کیا۔ مجھے بتلایئے کہ آپ لوگوں نے اسکی کیا قدر کی۔

ارکان دین محمدی پھر آپ اسلامی اصولوں پر منہ آئے ہیں آپ خدا کی گواہی دینا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں مگر ذرا یہ تو فرمائیے کہ اگر "یہ معمولی بات تھی اور یہ ایسی بات ہے کہ اس سے کوئی منکر نہیں ہو سکتا" تو پھر ہند میں سات کروڑ دیوتاؤں کے پجاری اور ایسے بے وقوف بت پرست کہ انسان کا کوئی عضو بھی اپنی پرستش سے خالی نہیں چھوڑا کس دنیا کے رہنے والے ہیں۔ بہتر تھا کہ آپ ذرا اپنے گریبان میں موہنہ ڈال کر دیکھ لیتے اسلام کے صدقے میں اگر آپ لوگوں کو توحید کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تھا ابھی تو آپ لوگ اس درس گاہ توحید کی ابجد خوان ہیں مسلمان جس خدا کو مانتے ہیں وہ تمام قسم کے نقصوں اور عیبوں سے منزہ اور ہر طرح کی خوبیوں اور کمالات کا جامع ہے ابھی اس تک آپ پہونچے نہیں آپ تو ابھی ایک ایسے خدا کے قائل ہیں جو ایک گنہگار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جس کی ازلیت میں مادہ و روح بھی شریک ہیں اور وہ ان دونوں کا محتاج ہے وہ ایک جج کیطرح بہت سے قوانین کا پابند ہے بلکہ ایک واگھر سے بھی کم اختیار رکھتا ہے کیونکہ کسی گنہگار کی توبہ نہیں قبول کر سکتا وہ روحوں کا ذخیرہ ختم ہو جانے کیوجہ سے اس ظلم پر مجبور ہے۔ کہ پھر نیکوں کو اسی دار المحن میں بھیجدے۔

دوم۔ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا تسلیم کرنا۔ آپ کو اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا میں کہتا ہوں کیا یہ ثبوت کم ہے کہ اس اعلیٰ درجہ کی توحید کو سکھانے والا یہی مبارک وجود تھا یہ کہنا کہ قرآن ایک ملک کے رہنے والوں کی تسکین نہیں کر سکتا۔ واقعات کے خلاف ہے [illegible] اسلام سے خدا کی زمین کا کوئی علاقہ خالی نہیں ہاں آپ کا وید ہند کی چار دیواری میں مقید ہے اور [illegible] بھی اس کے جاننے والے انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں وہ بھی بقول آپ کے چند سالوں سے۔

سوم۔ نماز جسمیں آپ تشدد و تضییع اوقات۔ ہرج و حرج معاش کے سوا کچھ نہیں پاتے۔ کیا چوبیس گھنٹہ میں سوا گھنٹہ بھی مختلف اوقات میں خدا کی عبادت کے لئے مخصوص نہیں ہو سکتا۔ کیا کسی مسلمان نے آپ سے کبھی شکایت کی ہے کیا سندھیا سے بھی زیادہ وقت اس میں خرچ ہوتا ہے کیا ایسے بزرگان اسلام سے آپ واقف نہیں۔ جو بحیثیت لہم سجدا و قیاماً کے مصداق ہیں۔ اے نادان آریہ! اگر تو ذرا بھی اس لذت سے آشنا ہوتا۔ جو نماز میں ہے تو یہ فقرہ کبھی نہ بولتا بلکہ کہتا کہ سارا دن نماز ہی پڑھتے رہیں۔ انسان نماز پڑھنے سے ذلیل و خوار ہوتا ہے اور وجہ معاش پیدا کرنے سے قاصر رہتا ہے یا معزز و مکرم بن کر شہنشاہ جہان بن جاتا ہے اس کا تجربہ تمہاری قوم کو زمانہ کرا چکا ہے۔ ابھی تک تو اس کے حسد کے داغ تمہارے سینوں میں ہیں وہ آبلے اب بھی لگے ہوئے ہیں پھوٹ کر اپنے فاسد مادے کو نکالتے اور مقدس مقامات کو گندہ کرتے رہتے ہیں۔ تم آج کل مسلمانوں کی حالت پیش کرتے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ ان میں سے کتنے نماز پڑھتے ہیں باایں ہمہ وہ تم لوگوں سے کس بات میں پیچھے ہیں

چہارم۔ زکوٰۃ۔ اسپر اعتراض کرتے ہو اور خود چندہ چندہ پکارتے شرم نہیں آتی۔ صاحب نصاب کی قید مانتے ہو۔ [illegible] جانتے ہو۔ پھر اس کا چالیسواں حصہ سال میں ایک دفعہ دینا بے جا قرار دیتے ہو اور خود دسواں حصہ بلکہ سب کا سب مال لیتے ہو ایک طرف "صاحب نصاب" دوسری طرف "تنگدست و محتاج" ہو جائے۔ اجتماع ضدین! بندۂ خدا کچھ تو سوچو جب وہ تنگدست ہو گیا صاحب نصاب نہ رہا تو اس پر زکوٰۃ کب رہی اگر مسلمان زکوٰۃ باقاعدہ دیتے رہتے۔ تو دنیا میں ایک مسلمان بھی بھیک مانگتا نظر نہ آتا۔

پنجم۔ حج۔ جس کی نسبت میں پہلے لکھ چکا ہوں یہ کیسا سفید جھوٹ اور سیاہ افترا ہے۔ کہ "آپ نے اپنی اولاد کی گذر اوقات کے لئے یہ قانون جاری کیا" کیا تم اس کا تاریخی ثبوت دے سکتے ہو؟ کوئی پتھر ایسا نہیں جسکی پوجا مسلمان کرتے ہوں۔ افعال حج میں کسی پتھر کا نام تک نہیں آتا۔ حجر اسود تو ایک پیشگوئی کی یادگار میں تصویری زبان ہے تمہارے پتھروں کیطرح نہیں جو استنجا کے کام بھی نہیں آ سکتے۔

ششم۔ روزہ۔ جسے آپ اپنے مذہب میں ورت موجود ہونے کے باوجود۔ "فلسفیانہ و طبی قاعدہ سے دیکھتے ہیں۔ تو سوائے ضرر ہونے کے کچھ نہیں پاتے"۔ اسکی فلاسفی پر میں ایک مضمون بدر میں دے چکا ہوں اسے ملاحظہ فرما دیں اس میں پورا ایک مہینہ اور وہ بھی چاند کے حساب اور [illegible] کھانا کم کر دینے کے حکم کے کھانے کے اوقات میں فراخی [illegible] کی حکمت بتلائی گئی ہے اور خوب سمجھایا ہے کہ [illegible] بہیمیت پر غالب کرنے کے لئے تو روزہ بہت ضروری ہے کسی شکم پرست موشی کو اس کی [illegible] تو بھی رمضان [illegible] کے دلدادوں کے لئے تو روزہ مضر رہا ہے اور صبر و استقلال اور خدا کی نافرمانی سے بچنے کی مشق کا [illegible] بلا اشتباہ کیونکہ انسان جب محض حکم الٰہی سے حلال چیز سے رک سکتا ہے تو کیا وجہ ہے حرام سے نہ رکے۔ اس سے خرچ بڑھتے نہیں گھٹتے ہیں۔ ہیضہ نہیں ہوتا بلکہ معدہ کا فعل درست ہوتا ہے اور مضر رطوبتیں خشک ہو

ہو جاتی ہین۔

یہ سب احکام قرآن سے ثابت ہین جس نے اپنے الہامی ہونے کا خود دعوےٰ کیا اور ساتھہ ہی دلیل بہی دی - ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ - اور ساتھہ ہی پیشگوئی کی کہ ولن تفعلوا تم ایسا ہرگز نہ کر سکو گے۔

پس اے آریہ! اگر تم مین کچہہ قوت ہے، تو تم ہی قرآن کی ایک سورۃ کی مثل کوئی سورۃ دکہاؤ

امیر المومنین کی ڈاک

مخدومی صادق کی طفیل جب سے اس خدمت کا فخر اس عاجز کو حاصل ہوا دو تین باتین ایسی ہین جن سے مین ناظرین کو مطلع کرنا چاہتا ہون ایک تو مین نے خدا تعالےٰ کی اس نصرت کو دیکہا ہے جو اس سلسلہ کے شامل حال ہے باوجود اس بات کے کہ ہماری طرف سے کوئی باقاعدہ واعظ کام نہین کر رہے اب وہ اشتہار اور کتابین بہی خلیفۃ المسیح کیطرف سے شائع نہین ہو رہین جو مسیح الثقلین کیوقت مین ہتین مگر پہر بہی کوئی دن خالی نہین جاتا - جب مین دو چار بعض اوقات سات آٹھہ نئے بیعت کرنے والون کی درخواستین نہین پڑہتا ایک مومن کے لئے اس مین بہت سے نشان ہین۔

دوسرا امر جو مین قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ کئی درخواستین اس مضمون کی آتی ہین ہم مسیح موعود کی کتب کے دیکھنے کے مشتاق ہین - امیر المومنین بعض اوقات اپنی گرہ سے کوئی نہ کوئی کتاب ایسے لوگون کو بہیجدیتے ہین مگر مین اس ثواب مین دوسرون کو بہی شریک کرنا چاہتا ہون اس لئے اطلاع دیتا ہون کہ میرے پاس ایسے کئی نام محفوظ ہین جو طالب حق ہین اور اس سلسلہ کی کتابین دیکھنا چاہتے ہین - ذوی استطاعۃ اصحاب مجہ سے پتے دریافت کر کے انکو کتابین بہیجا دین اگر ایک شخص بہی ہدایت پا جاوے تو کتنا بڑا اجر اس بہائی کو ملیگا جو ذریعہ ہدایت ہوا میری اس التجا کو معمولی نہ سمجھا جائے اگر اس کیمتعلق ایک فنڈ کہولدیا جاوے تو بہت ہی بہتر ہے۔

مین صدر انجمن احمدیہ کی توجہ بہی اس طرف منعطف کرنا چاہتا ہون اس بات کی ضرورت بہی ہے کہ ایسے رسالے تالیف کئے جاوین جن مین مسیح کی تعلیم اور ان کے دعاوی کے دلائل یکجا جمع ہون - کیونکہ اس زمانے کے اکثر لوگ اتنی فرصت نہین رکہتے کہ وہ مختلف کتابین پڑہ کر اور خرید کر کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ سکین - تیسرا امر یہ قابل گذارش ہے کہ بعض لوگ تو ایسے ہین جو ہر روز یا ایک دن کے ناغہ سے خط لکہتے ہین مگر ایسے بہی ہین جو صرف اسیوقت خط لکہنا اپنا فرض خیال کرتے ہین جب کبہی کسی مصیبت مین گرفتار ہو جائین حالانکہ شاخ اگر سرسبز رہنا چاہتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ جڑ سے تعلق رکہے - خط ہمیشہ مختصر ہونا چاہیئے اور اگر احباب جوابی کارڈ

بہیجنے کی عادت ڈالین تو بیت المال کے دس پندرہ ماہوار کسی اور مفید کام پر صرف ہو سکین۔

وطن اور وکیل

یہ بات تو پہلے ہی مشہور ہے کہ وطن اپنے وطن مین بے وطن ہے ہندوستان مین رہ کر قسطنطنیہ کے خواب دیکھتا ہے اس سند کو اب ان طلائی لکیرون سے مزین کر لینا چاہیئے کہ آپکے خلاف کوئی کچہہ لکہو تو تبادلہ بند فرما دیتے ہین چنانچہ الحکم و بدر اس کے زندہ گواہ موجود ہین - کشمیری میگزین کے اڈیٹر بہی لکہتے ہین "مین اسپر زیادہ حاشیہ نہین چڑہانا چاہتا - ممکن ہے منشی انشاء اللہ زیادہ ناراض ہو جاوین اور تبادلہ تک بہی بند کر دین" ایک اور بات ہے جسمین وکیل کو بہی حق شفع حاصل ہے وہ کیا اپنے پنجاب کے کالج حمایت الاسلام کی مخالفت قومی اتحاد - قومی ترقی پکارتے رہنا مگر اپنی درسگاہ سے بیر - میری سمجہہ مین نہین آتا۔

اسلام مین حقوق نسوان حق مہر نمبر ۲

اب خیال کیا جاوے کہ اسلام نے اس غریب قابل رحم فرقہ اناث پر کس قدر احسان کیا ہے کہ والدین کے گہر سے تو وراثت کا پورا پورا حصہ دلا دیا - اور ادہر نکاح جب ہی جائز ٹھہرایا کہ خاوند کی کمائی سے "حق مہر" عورت کے لئے فرض کر دیا جو نکاح کے لئے شرط ہے چونکہ فرقان حمید مین نہائت زور شور سے بار بار فرمایا گیا ہے بلکہ مزید تاکید سے ارشاد ہے کہ واتو النساء صدقاتھن - یعنے عورتون کے مہر انہین خوشی سے دو - اور یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک التی اتیت اجورھن - اے نبی ہم نے تیرے لئے تیری وہ بیبیان حلال کر دین - جن کو تو نے مہر دیدیا - ایسی بہت سی آیات قرآن کریم مین لکہی ہین جن سے ظاہر ہے کہ مہر کا ادا کرنا بہت ضروری ہے مگر ہمارے بہائی مطلق اس کی طرف توجہ نہین کرتے اسکی وجہ یہ ہے کہ ملان لوگ خطبہ کیوقت سمجہاتے نہین کہ مہر دینا فرض ہے وہ ایسے مبہم الفاظ مین نکاح پڑہتے ہین کہ دیہاتی گنوار تو سمجہتے ہی نہین اگر یہ لوگ نصف مُعجّل اور نصف غیر مُعجّل کہنے کی بجائے (کیونکہ نکاح کیوقت ملان لوگ کچہہ ایسے طرز سے ایجاب و قبول کراتے ہین کہ جاہل ہرگز نہین جان سکتے کہ مُعجّل کیا بلا اور غیر مُعجّل کس دیو کا نام ہے)! خطبہ اچہی طرح سمجہا کر پڑہین - تو یہ شکایات کم ہو جاوے اور نکاح کے متعلق جو میان بیوی کے فرائض ہین ان سے انہین آگاہ کر دین تو بہت جھگڑے مٹ جاوین بجائے عربی کے چند الفاظ مین آہستہ آہستہ حتی کہ بعض اوقات دولہا دولہن کے کان مین بطور منتر خطبہ پڑہنے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے جاہل دولہا کی جانے بلا کہ ملان صاحب کیا کہہ رہے ہین (شاید اسکو کہ مبادا اکوئی اور سن لے) پہر حق مہر - خاندانی رسمون کی ماتحت کئی کئی ہزار روپیہ باندھ دیا جاتا ہے کیونکہ یقین ہوتا ہے کہ ادا تھوڑا ہی کرنا ہے - بعض خاندان غریب ہو گئے ہین مگر اپنی اگلی شان کو قائم رکہنے کے واسطے اس قسم کے مہر باندہتے ہین کہ وہ صرف روپون کا نہین ہوتا بلکہ انوکہی ہی چیزین ہوتی ہین جو طبقۂ دنیا پر سے ملنی محال ہون (مثلاً بعض لوگ ایک من چربی بچہر کا مہر مان لیتے ہین - یہ طریق اللہ تعالیٰ کی آیات سے استہزاء ہے پس کیون نا پہلے ہی سے وہ مہر باندہا جاوے جو ادا ہو سکے - چنانچہ حضرات صحابہ کرام مین سے کسی کے پاس صرف تہ بند یا لوہے کی انگوٹہی ہوتی - تو اسی کا مہر باندہ لیتے ایک صحابی نے محض ایک جوڑا پاپوش مہر باندہ کر نکاح کیا تہا - کیونکہ وہ جانتے تہے کہ یہ ایک فریضہ ہے - جو ضرور ہی ادا کرنا ہے ادہر ہمارے بہائی ہین کہ اوتسریح بالاحسان کی بجائے زیور اتار کر بیوہ کے وسے کر باہر نکالتے ہین - اصل مین ہماری نیت نیک نہین ورنہ نہائت آسان بات ہے - کہ والدین جہیز یا زیور وغیرہ جو اپنی لڑکیون کو دیوین وارث مال سمجہہ کر دین اور خاوند جو زیور ... عورت کو دیتا ہے مہر کی نیت سے دے مگر یہان تو معاملہ ہی برعکس ہے کہ والدین تو ناک کیواسطے جہیز دیتے ہین اور خاوند نمائش اور دکہاوے کے لئے زیور وغیرہ پہناتا ہے - پہر جب کبہی رنجیدہ ہوا بس تقاضا ہے کہ لاؤ میرا زیور اتار دو اور جاؤ اپنے گھر - اوہر عورت گہر بنانے مین اس قدر مشغول کہ میکے سے لا کر بہی گہر بناتی ہے اور اپنے نفس پر ظلم کر کر کے خود بہوکی پیاسی رہ رہ کر گہر مین اشیا جمع کرتی ہے - مگر کل مر جاوے - تو کفن بہی والدین ڈالین (یہ ایک رسم ہے کہ کفن عورت کو میکے سے ڈالین) پہر افسوس ہے کہ والدین کپڑے زیور - گہوڑیان - بہینسین حتی کہ برتن تک جو لڑکی کو دیتے ہین - سسرال والے اس کے مالک بن بیٹھتے ہین اور ہرچہ درکان نمک رفت نمک شد کا معاملہ ہو جاتا ہے گویا کہ یہ خاص انہی کا حق تہا یا کوئی قرضہ لینا تہا کہ وصول ہو گیا آہ! الٰہی یہ مظالم کب تک اس عاجز فرقہ پر ہوتے رہین گے کوئی خدا کا بندہ ہے - جس کے پہلو مین دل اور دل مین درد ہو اور وہ اٹہے اور ان بری رسمون کا انسداد کرے اور حقیقی اسلام کا چہرہ لوگون کو دکہائے تا صحابہ کا سچا نمونہ قائم ہو - کاش میرے قلم مین طاقت تحریر ہوتی کاش میری زبان مین

قوت گویائی ہوتی تو میں کسی پُراثر عبارت میں اپنے فرقے کے حقوق ظاہر کر سکتی۔ لیکن ہم کو جناب الٰہی سے بھی اومن ینشؤ فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین۔ کی سند مل چکی ہے۔ آہ! اسی مظلوم فرقہ کی حمایت میں حدیثیں بھری پڑی ہیں اور فرقان حمید میں صریح احکام نازل فرمائے گئے ہیں۔ پھر بھی لوگ ہیں کہ ع یونہی غفلت کے بچھونوں میں پڑے سوتے ہیں! مہر مقرر کرتے ہیں اور دیتے نہیں حالانکہ مہر زیادہ مقرر کرنا فرض نہیں بلکہ فرض تو اس کا ادا کرنا ہے بلا شک تھوڑا ہو مگر ادا ضرور ہونا چاہیئے۔ ام المومنین حضرۃ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا مہر چار ہزار درہم تھا اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پانسو درہم تھا ایک صحابی کی بیوی کا مہر کہاں پیر سونا تھا مگر وہ پہلے ادا کر دیا گیا تھا۔ سو میں اپنی قوم سے التجا کرتی ہوں۔ کہ حقوق اللہ کی جانب خیال کرتے ہوئے حقوق عباد کی طرف بھی اور پھر عباد میں سے نسوان کی طرف خاص توجہ کرو۔ اگر ہمارے بھائی مہر ان کی طرف خیال نہ کریں گے تو آخر ایک دن مریں گے یہ مال یہ اسباب ساتھ نہ لے جاویں گے وہاں قیامت کے دن حساب پورا پورا لیا جاویگا دیکھیئے کون خدا ترس اہل قلم بزرگ اس پر مدلل مضمون لکھتا ہے ؟ ؟ ؟

خادمہ مستورات اہلیہ اکمل از گولیکی۔ ۲۰ اپریل ۱۹۰۹ء

مدینۃ المسیح

مولوی صدر الدین صاحب بی۔ ٹی نے ۲۰۔ اپریل کو ہیڈ ماسٹری کا چارج لیا اور مولوی شیر علی صاحب کی خدمات اسسٹنٹ ایڈیٹری کیطرف منتقل ہوئیں۔ میاں محمود سلمہ جن کے قلب میں اپنے مقدس باپ کی طرح شکر گزاری کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے تعلیم الاسلام کا پرانا طالب علم ہونے کی حیثیت میں مجمع احباب کی طرف سے (جو اولڈ بوائز کی ایک ایسوسی ایشن سکول کی بہتری کی تجاویز میں مدد دینے کے لئے منعقد ہوئی ہے) ایک ایڈریس اور ڈنر پارٹی دینے کا ارادہ ظاہر کیا جس پر پہلے تو دینیات کے پھر مڈل پھر ہائی سکول کے طلبہ و استادوں کی طرف سے عربی۔ اردو و انگریزی میں ایڈریس پڑھے گئے بعد ازاں دوسرے کمرہ میں میاں صاحب نے اپنا پُرلطف ایڈریس پڑھا جس میں یہ ذکر تھا کہ اس سے پہلے ایک سکول کی ہیڈ ماسٹری آپکے سپرد تھی۔ اب ایک دنیا کے سکول کی معلمی سپرد ہوتی ہے جسے امید ہے آپ اسی جوش اور بے نفسی کے ساتھ نبھائیں گے۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اپنی تقریر میں آپ کی اس قربانی کا قصہ سنایا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قومی مدرسہ کی خاطر کی تھی کہ منصفی کے امتحان میں نام نہ بھجوایا اور صرف تیس روپے پر یہاں ملازم ہو گئے اور بڑی محنت سے سکول کو ایک معمولی اصطبل کی حالت سے اس درجہ تک پہونچایا اور ایک دم بھی ترقی کے خواہشمند نہ ہوئے پھر بتایا کہ آپ کا رویہ کیسا عمدہ و قابل نمونہ ہے کہ آپکے آفیسر آپ سے خوش اور ماتحت بھی ممنون احسان ہیں۔ مخدوم القوم کی تقریر بہت پُراثر تھی اس کے بعد ایک شاندار ڈنر پارٹی دیگئی اور یہ جلسہ ختم ہوا۔

مولوی صدر الدین صاحب قرآن سیکھنے کا ایک خاص جوش رکھتے ہیں اور ان کی تجویز مندرجہ بدر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۹ء پر کرم مولوی نور الدین صاحب نے یہ لکھا تھا کہ "میرے نزدیک بہت ہی انسب ہے"۔ مفصلہ ذیل احباب شامل ہونا چاہتے ہیں۔ قادیان۔

میاں قدرت اللہ صاحب شاہجہان پوری جو ڈپٹی انسپکٹر تھے۔ قریباً آٹھ سال سے سیدنا مسیح الثقلین کے قدموں میں رہتے تھے جہاں آکر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی دربانی اختیار کر لی تھی اور بڑی مسکنت و عاجزی سے صبر و استقلال کے ساتھ گذارہ کرتے رہے اور مع اپنے کنبہ کے اہل بیت نبوی کی بیغرضانہ خدمات اپنا فخر سمجھتے رہے۔ ۱۹ اپریل کو بعارضہ ضیق النفس رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھ دیں۔

والدہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری انسپکٹر بھی فوت ہو گئیں ان کا جنازہ غائب بھی پڑھ دیا جاوے۔

دو دن بارش ہوتی رہی جس سے سردی پھر عود کر آئی فصلوں کو بھی نقصان پہونچا اکثر جگہ سے ژالہ باری کے خطوط بھی آئے ہیں۔ ابتک انگریز تاجروں کے کام کا نہیں رہا۔

مولوی شیر علی صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت عافیت کیساتھ خادم دین بنائے۔

صباح۔ لکھتا ہے کہ سرزمین مبارک حجاز میں اس سال جو افسوسناک واقعات پیش آرہے ہیں ان کی کم صحیح طور پر اسباب ذیل ہیں (۱) بکثرت آتشبار اسلحہ کا جزیرہ نمائے عرب میں باہر سے آنا (۲) روز بروز گھوڑوں کی کمی ہوتی جانا (۳) تازہ انقلاب نے قدیم خود سر حکومت کے ارکان کا زور توڑ دیا ہے لہذا وہ اب اس طریقہ سے خرارت کا تخم بوتے ہیں (۴) اول تو مویشی کی پرورش اور اونٹوں کے کرایہ کی آمدنی پر گذر کرنیوالے صحرائی قبائل کے علاقہ میں ریلوے کی تعمیر کیگئی اور دوم یہ کہ وہ وحشی اور جاہل ریلوے پر کچھ دست درازی کریں تو ان کی سرکوبی میں آتشبار اسلحہ سے کام لیا جاتا ہے۔ (۵) مکہ اور مدینہ کے مابین مصری محمل کی طرف سے جو وظائف ملتے تھے ان کا بالکل بند ہو جانا (۵) محمل شامی کا قدیم راستہ چھوڑ کر نئے راستے سے سفر کرنا۔ اور (۶) چھٹی وجہ جو سب سے قوی ہے وہ قحط کی شدید آفت ہے اس نے بادیہ نشینان عرب کا دم ناک میں کر دیا ہے اور مرتا کیا نہ کرتا کے موافق وہ لوٹ مار کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں پاتے۔

یمن کے قبیلہ زرانیق کو ترکی فوج نے سخت ہزیمت دیکر مقام بیت الفقیہ پر فاتحانہ قبضہ کر لیا ہے لیکن چونکہ عرب قبائل کے اس مقام کو نرغہ اور محاصرہ میں لے لینے کا خوف ہے لہذا گورنر نے صنعاء سے مزید فوجی کمک وہاں ارسال کی اور استانہ سے تازہ کمک منگائی ہے۔ نئی سپاہ لائق اور تجربہ کار افسروں کے ماتحتی میں جاویگی اس خبر سے ثابت ہوتا ہے کہ یمن میں پھر بغاوت کا دور شروع ہو گیا ہے۔ خداوند کریم اپنا فضل و کرم فرمائے

اُرومیہ جو ترکی سرحد پر صوبہ تبریز کا اچھا شہر ہے آزادی پسندوں نے لے ہی لیا۔ بوشہر پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ بندرعباس اور لنجہ کو وہ عرصہ ہوا لے چکے۔ لہذا اب غالباً وہ وقت قریب ہے کہ تبریز کے احرار قید محاصرہ توڑ کر خود محاصر بنیں اور شاہی پسندان کے خوف سے محصور ہو کر طہران کی طرف پسپا ہوں۔

دول مذکورہ کے زور دینے پر شاہ نے تبریز کو ۶ روز کی مہلت جنگ سے دی ہے تاکہ وہ آذوقہ و غذا بہم پہونچا سکے کیونکہ محصورین نے دہمکی دی تھی کہ اگر سفراء نے مداخلت نہ کی تو سفارت خانوں کو لوٹ لیا جاویگا۔ کاش میعاد مذکور کے گذرنے سے پہلے باہم تصفیہ ہو جاوے۔

بہاولپور کی ریاست جو ایک اسلامی ریاست ہے اور جہاں کی مردم شماری میں ۹۰ فیصدی مسلمان اور ۱۰ فیصدی ہندو ہیں وہاں سرکاری عہدوں کی یہ حالت ہے کہ کونسل آف ریجنسی ممبروں میں ۸۰ فیصدی ہندو اور صرف ۲۰ فیصدی مسلمان ہیں دوسرے افسروں میں ۷۷ فیصدی ہندو اور ۲۳ فیصدی مسلمان کی نسبت ہے۔

تاریخ سے تو ثابت ہے کہ ہندوستان ہمیشہ غیر اقوام کے ماتحت رہا ہندوؤں کی سلطنت میں بھی ایرانیوں اور تورانیوں کے فاتحانہ حملے سے یہ ملک محفوظ نہ تھا۔ افراسیاب اور پیران ویسہ اور رستم سے لیکر بہرام گور کے عہد تک تو جنگجی ہوا کی اور پنجاب خصوصیت کے ساتھ ان حملہ آوروں کا حلقہ بگوش بنا رہا۔ یوروپ کی تحقیقات سے یہی دریافت ہوتا ہے کہ خود ہندو بھی ہندوستان کے اصلی باشندے نہیں ہیں مختلف ممالک سے قومیں یہاں آآکر آباد ہوئیں ہیں اور ہزار سال گزرنے سے گو ان کے اصلی خط و خال مٹ گئے تاہم کم از کم قبائل کے نام (مثلاً تیواری جو تورانی کی تحریف ہے اور مصر وغیرہ) یہ بتا رہے ہیں کہ ایک زمانہ میں ان قبائل کا اصلی وطن کہاں پر تھا۔

انتخاب الجرائد

ٹرکی مین انقلاب

ظاہر ہے کہ ٹرکی مین جو انقلاب حکومت واقع ہُوا - یہ سب کچھ نوجوان ترک پارٹی (جو کمیٹی اتحاد و ترقی کے نام سے موسوم ہے) نے فوج کو اپنا ہم خیال بنانے اور فوجی قوت کے زور پر حاصل کیا تھا۔ وہ بلا خیال نسل اور مذہب کے ٹرکی کے تمام باشندون کو یکسان حقوق دینے کے خواہان ہین لیکن جو پرانی لکیر کے فقیر ہین وہ چاہتے ہین کہ ترکون کی حکومت مین ترکون کو ہی غلبہ حاصل رہے اور اسلامی شریعت کے سوا اور کوئی قانون نہ ہو عیسائیون اور یہودیون کو ترکون کی مانند حق حاصل نہ ہو اس لئے کمیٹی کا زور توڑنے کے لئے در پردہ سازشین ہونے لگین - ادہر کمیٹی کے کسی آدمی نے ایک لبرل اخبار کے اڈیٹر حسن فہمی کو قتل کر دیا یہ گویا طرفین کے لئے ایک سگنل تھا۔ لبرل پارٹی اور مسلم لیگ (جو حال مین ہی قائم ہوئی ہے) دو نو ایک ہو گئین ادہر فوج مین جوش پھیل گیا جس نے پارلیمنٹ کو جا گھیرا اور مطالبہ کیا کہ انجمن اتحاد و ترقی کے ممبر جسقدر وزراء ہین برخاست کئے جاوین حتے کہ ۱۴ اپریل کو وزیر عدالت قتل کیا گیا وزیر بحری مجروح ہُوا اور وزیر جنگ قید کر لیا گیا ان کے علاوہ کئی ایک نوجوان ترک قید ہوئے جنمین سے ۱۷ مارے گئے اور ۳۰ زخمی ہوئے - ادہم پاشا جو جنگ یونان مین ٹرکی فوج کے سپہ سالار تھے وزیر جنگ مقرر ہوئے - پارلیمنٹ مین ایک شاہی فرمان پڑھا گیا جسمین مجلس وزارت کا استعفا منظور کیا گیا تھا اور باغیون کو معافی دیگئی تھی اور اس مین یہ بھی درج تھا کہ آئندہ سے شرعی قانون پر عملدرآمد ہو گا اور حکم دیا گیا تھا کہ تمام باغیون کی خطا معاف کی گئی فوج کے لوگ اپنی بارکون کو چلے جاوین اور عام لوگ اپنے گھر مین جا کر کاروبار مین مصروف ہون - توفیق پاشا کے وزیر اعظم اور ادہم پاشا کے وزیر جنگ مقرر ہونے پر قسطنطنیہ کی اکثر آبادی مطمئن ہے مگر عام طور پر اضطراب ہے کہ یہ باغی فوج جو شہر پر قابض ہے آئندہ کیا گل کھلائے گی۔

سالونیکا سے ۱۶۰۰۰ پیدل فوج نے قسطنطنیہ کے قریب پہونچکر ہیڈ کموئی کی قلعہ بندیون پر قبضہ کر لیا - ہیڈ کموئی مین جو فوج سالونیکا سے آئی ہے وہ مطالبہ کرتی ہے کہ سہ شنبہ کے روز جن لوگون نے فساد کیا ان کے سرغنا ؤن کو سزا دیجائے اور وعدہ کیا ہے اگر یہ مطالبہ پورا کر دیا جاوے گا تو ہم قسطنطنیہ مین داخل نہ ہون گے۔

۱۹- اپریل کا تار مظہر ہے کہ کمیٹی اتحاد کی حامی ۹ ہزار سپاہ سات توپخانون کے ساتھ قسطنطنیہ کے قریب پہونچگئی ہے یہ تربیت یافتہ ہونے کے علاوہ بخوبی مسلح و سامان جنگ سے لیس ہے اس کے سپہ سالار نے سفراء کو یقین دلایا ہے کہ اجنبیون کے جان و مال کی حفاظت کی جاوے گی - کلیلی - برناس - سمرنا - ارض روم اور طرابزون سے بھی سپاہ قسطنطنیہ کو جا رہی ہے گویا اس شورش کا اثر ایشیائے کوچک مین بھی پہونچا ہے کمیٹی مذکور نے سلطان المعظم کو اس مضمون کا تار بھیجا ہے کہ انہون نے اپنی حلف کو ملحوظ نہین رکھا نوجوان ترکون نے سالونیکا مین ۹۰ ہزار پونڈ سرکاری خزانہ پر قبضہ کر لیا - ہڈم کوئی مین اس وقت ۳۶ ہزار سپاہ موجود ہے جو ۲۰ اپریل کی شب سے کارروائی محاصرہ شروع کرنے والی تھی قسطنطنیہ کی سپاہ قلعہ گو ناگون افواہون سے اس درجہ خوف زدہ نظر آتی ہے کہ وہ غالباً لڑنے پر آمادہ نہ ہو گی - سلطان المعظم اور وزیر اعظم مین مضطربانہ طول و طویل مشورے ہو رہے ہین سلطانی کشتی ایک کروزر کے ساتھ ہر وقت تیار رہتی ہے - جرمنی و انگلستان کے جنگی جہازات ٹرکی و مرسینا جا رہے ہین - ۸۰ سو انگریزی سپاہی مرسینا اُتارے گئے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ ادانہ مین ۴۰۰ قیدی قتل کئے گئے ان خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کی حالت آجکل کیسی تشویش افزا ہے اور کوئی نہین جانتا کہ صبح یا شام کیا ہونے والا ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی قومی مجلس کا اجلاس سان سٹیفانو مین کیا گیا تمام سنیٹر اور ڈپٹی بھی موجود تھے اس اجلاس کی طرف سے ایک اعلان نکالا گیا جس مین تاکید ہے کہ قابض فوج کی فرمانبرداری کی جاوے اعلان مذکور کا مضمون پاس کر کے ایک تخلیہ مین - سلطان المعظم کے منصب پر بخوبی غور کی گئی ہے عثمانی بیڑہ جو بحری مشق کے لئے بحیرہ روم کو گیا تھا وہ قسطنطنیہ مین دفعتاً واپس آیا ہے - بیڑہ مذکور کے تمام سپاہیون نے بھی حلف اٹھایا - کہ مجلس پارلیمنٹ کی وفاداری کرین گے مارشل شوکت پاشا اور علی رضا (سابق وزیر جنگ ہین) وہ دونون سان سٹیفانو مین آ گئے اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ فوجون کے قبضہ کا کام بوجہ احسن پورا کر دیا گیا - فیصل شد - قسطنطنیہ کی قلعہ گیر فوج کے ہر ایک سپاہی سے ضروری حلف لینے کا کام رفتہ رفتہ انجام پا رہا ہے اسی فوج مین کئی سپاہی ایسے بھی نکلے جو سلطان کے خلاف مین حلف لینے کے روادار نہین ہین بعد کے پیغامات سے ظاہر ہے کہ سان سٹیفانو کی قومی مجلس نے سلطان کے خلاف فیصلہ دیدیا ہے مطلب اس فیصلہ کا یہ ہے کہ سلطان برطرف کئے جاوین رشد آفندی ان کے جانشین کئے جاوین - جمعہ کی خبر ہے کہ قسطنطنیہ کی حالت پہلے سے بھی بہت نازک ہو گئی ہے اور تشویش طاری ہے مارشل شوکت کا مطالبہ خلاف سلطان کے سخت ہو ناظم پاشا انکو تسلیم نہین کر سکتے ہین اس لئے عزت پاشا رچیف آفندی شامی سان سٹیفانو کو گئے - کہ سلطان المعظم معزول نہ ہون - قلعہ گیر فوج کے کئی سپاہی اسی حالت مین حلف اٹھائین گے کہ سلطان المعظم بدستور بحال رہین جب تک تمام فوجی افسر اطاعت سلطان کا حلف نہ اٹھائین گے سپاہی بھی افسرون کی فرمانبرداری نکرین گے مارشل شوکت پاشا نے سلطان المعظم کو پیغام تار بھیجا کہ آپ ہرگز ہرگز معزول نہ کئے جاوین گے اس پیغام مین یقین دلایا گیا ہے کہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ حکومت پارلیمنٹ مین خلل نہ آوے قومی مجلس اسی سوال پر غور کر رہی ہے ناظم پاشا کے زور دینے سے سلطان کی بحالی تسلیم کرنی پڑی - جب دیکھا کہ فوج کا ایک حصہ اور رعایا کے لوگ طرفدار سلطان ہین تب معزولی کا خیال چھوڑ دیا ہے - آج جمعہ کو سلطان سلام علیک کو نکلے تو شوکت غیر معمولی تھی اور سب نے سلطان کو بزور چیرز دین - مبارک!

آرمینیون کا قتل

ایشیائے کوچک مین ترکون نے آرمینیو نکو قتل کر دینا شروع کر دیا ہے - صدہا ارمنی قتل ہوئے اور بہت سے بے خانمان ہو گئے۔

ٹارسس کے عیسائیون پر مسلمانون نے حملہ کیا اور شہر کا ایک حصہ پھونک دیا ایک برٹش جنگی جہاز مرسینا کو بھیجا ہے اڈنہ مین دو امریکن پادری مارے گئے - تین فرنچ جنگی جہاز مرسینا کو جا رہے ہین - جہان حالت بہت نازک ہے۔

کابل کی سازش

کابل اور جلال آباد کے درمیان ڈاک بیٹھی ہوئی ہے اور دن مین دو دفعہ پایہ تخت سے خبرین آتی ہین - تھوڑی تھوڑی دور پر تمام سڑک پر سوار ڈاک تیزی سے لے جانے کے لئے تعینات ہین جب سے سازش کا سُراغ لگا ہے کابل مین اور نیز جلال آباد کے شاہی مطبخ مین کھانا تیار کرنے مین سخت نگرانی اور احتیاط کی جاتی ہے کہ مبادا دشمن زہر ملا دین - سازش کا بھید کھلنے پر کابل مین جو لوگ گرفتار کئے گئے انمین سے ۳۰ جیل خانہ مین ہین اور ۸ نظر بند ڈاکٹر عبد الغنی اور مولوی نجیب علی دو پنجابی ملزم بھی قید ہین - سردار عنایت اللہ خان نے ایک اعلان جاری کیا جسمین درج تھا کہ بعض گمراہ لوگون نے انقلاب گورنمنٹ کی غرض سے سازش کی لیکن ان کے ارادون کا حال معلوم ہو گیا اسلئے منصوبے خاک مین ملگئے تمام فوجی افسر جن کے رشتہ دارون پر شریک سازش ہونے کا شبہ تھا ہرات کو تبدیل کر دئے گئے اور انکی جگہ قندھار سے فوجی افسر کابل کو تبدیل ہوئے ہین - امیر صاحب نے افغانستان کے بہت سے بڑے بڑے ملاؤن کو کابل مین طلب کیا ہے تاکہ ان سے فتویٰ لیا جاوے کہ سازشیون کو شرع کیموافق کیا سزا ملنی چاہیئے۔

وادی ژوب کے تازہ حملہ مین فوج لیوی کے گیارہ سوار قتل کئے گئے لوٹیرون کا کچھ پتہ نہین فوج مذکور سامان رسدات کا ذخیرہ لئے جاتی تھین تنگ گھاٹی مین حملہ کیا گیا - لٹیرے گھات مین تھے۔

دفتر اخبار بدر سے خرید کرو

براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب پر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے۔ اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔
قیمت ہر چہار حصہ ۔ مجلد ۔
شہادت القرآن ۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا دندان شکن علمی جواب ۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب ۔ قیمت ۲/ر
معیار الصادقین ۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ۳/ر
ظہور المسیح ۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات ۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے ۔ قیمت مع ضمیمہ ۶/ر
سر الشہادتین (مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب) مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سے شہادتین سے ۔ قیمت ا/ر
القول الفصیح ۔ منظوم میں مسیح کے دعاوی کا ثبوت ۔ قیمت ا/ر
البرہان الصریح ۔ پنجابی نظم میں دلچسپ ۔ قیمت ا/ر
عصمت انبیاء ۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کو گنہگار ہونا سمجھتے ہیں ۔ قیمت ۲/ر
غلامی ۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے ۔ قیمت ۲/ر
فتح الدین ۔ پنجابی نظم ۔ مدلل وفات مسیح میں ۔ قیمت ۳/ر
مورکھ سیدھ ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب ا/ر
چشمہ مسیحی ۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی ۔ قیمت ۳/ر
قرآن شریف مترجم ۔ از شاہ رفیع الدین جس کو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف دکھایا جاتا ہے ۔ قیمت ۲ روپیہ
آئینہ صداقت ۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲/ر
مبادی الصرف ۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین ۔ قیمت ۲/ر
جنگ مقدس ۔ عبد اللہ آتھم کو حضرت اقدس سے مباحثہ ۔ قیمت ۳/ر
شری کرشن ۔ حضرت مسیح موعود شری کرشن کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت ۔ قیمت ۲/ر
کرشن لیلا ۔ لیکھرام کی ہلاکت ۔ قیمت ۱/ر
سیر پرند ۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ باتصویر قیمت عہ بجائے ۱/ر کے۔
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم ۔ رؤیائے صالحہ ۳/ر ۔ سر المکتوم ۵/ر ۵/ر + ۲/ر
اعجاز احمدی ۱/ر
عیسائی مذہب ۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچ کر کشمیر جانا ثابت کیا ہے ۔ قیمت ۱/ر
معیار حق ۔ سچے مذہب کے شناخت کے بارے میں ۔ قیمت ۱/ر

اسلام کی پہلی کتاب ۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل بار اول مجموعہ قیمت ۳/ر
نظم مستورات دکامن الہداد خان ۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں ۔ قیمت ۱/ر
الاستخلاف ۔ خلیفوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں ۔ قیمت ۳/ر
ست سلاجیت گلگتی ۔ مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ مقوی دوائی ۔ قیمت یک تولہ ۸/ر دو تولہ ۱ روپیہ ۔

اشتہار صدق آثار

(الصدق ینجی والکذب یہلک)

بسو گند گفتن کہ زر مغربی ست ٭ چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

میرے پاس وہ اصلی ممیرا ہے کہ جس کو عوام فی تولہ کئی کئی روپیہ پر فروخت کرتے ہیں مگر میں کسی اشد ضرورت کی وجہ سے فی تولہ صرف پانچ روپیہ دیتا ہوں اگر کسی صاحب کو کچھ تردد ہو تو وہ محصولڈاک بھیجکر کسی تجربہ کار سے تسلی کرا سکتے ہیں۔

المشتہر ۔ مولوی محمد یمین احمدی ۔ ڈاکخانہ مانسہرہ ۔ ہزارہ
نوٹ ۔ یہ ممیرا دفتر بدر سے بھی ملسکتا ہے۔

دانت

مسٹر عبد الحمید دندان ساز و اوپٹیشن بر دوائی خانہ جی الفرڈ کمپنی سوداگران ادویات انگریزی متصل برف خانہ انارکلی لاہور نہایت اعلےٰ و مضبوط مصنوعی دانت لگاتے ہیں ۔ پندرہ سالہ تجربہ عمدہ دیسی رؤسا سینکڑوں معزز انگریزوں کے سارٹیفکیٹ حاصل کردہ ہیں ۔ خالص پیبل کے چشمے و مصنوعی آنکھیں بھی موجود ہیں ۔ ڈاکٹروں کے نسخہ جات متعلق عینکوں کے نہایت احتیاط سے تیار ہوتے ہیں پردہ دار مستورات کے لئے علیحدہ انتظام کیا گیا ۔ دوائی خانہ سے انگریزی ادویات ہر قسم کی مل سکتی ہیں ۔ نرخ مقابلۃً نہایت ارزاں۔

رسید زر

۱۴ ۔ ۱۵ فروری ۱۹۰۹ء

نام	نمبر	رقم	نام	نمبر	رقم
محمد حسین صاحب	نمبر ۱۹	للعہ	شیخ محمد حسین صاحب	۱۳۹۶	۸/ر
محمد اکبر صاحب	نمبر ۱۷۴	للعہ	فضل کریم صاحب	۱۳۸۹	ع
عبد العزیز صاحب	۲۱۹۴	للعہ	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	۵۵۸	ع
فیروز خان صاحب	۱۲۹۱	للعہ	نصیر احمد صاحب	۲۱۹۳	للعہ
سکرٹری خادم الاسلام	۸۵۹	ع	چوہدری عبد الرحمان صاحب	۵۹۳	ع
غلام محی الدین صاحب	۱۶۷۶	ع	محمد رشید صاحب	۱۱۱۹	صہ
شیخ محمد افضل صاحب	۹۱۶	ع	چوہدری اللہ دتا صاحب	۸۹۵	ع
عبد العزیز صاحب	۱۰۷۹	ع	سید یوسف حیدر آباد دکن	۱۱۷	ع
			فیض محمد صاحب	۱۲۳۹	ع

حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہانتک کہ نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے ۔ ہم نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلّم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلّم شاہی طبیب ہیں ان بھی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ۔ ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح سے مجربہ اور ہزار ہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کر آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دے کر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کے لئے اس کو مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخہ ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے مریضان چشم اگر سرمہ کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ بھیجا کریں ۔ تو حضرت مولوی صاحب سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے بھیجدیا جایا کرے گا۔

قیمت سرمہ اوّل ع فی تولہ ۔ قسم دوم ۸/ر سوم عہ
قیمت ممیرا قسم اول عہ فی تولہ ۔ جس کو لوگ اڑھائی سو روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں ۔ قسم دوم ع فی تولہ ۔ اگر ممیرا اصلی نہ ہو ۔ تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی ہر قسم کی زری ۔ ریشمی پشاوری ۔ سوتی ۔ زرد ۔ سیاہ ۔ بادامی ۔ مشہدی و سفید بنگ ٹری ۔ وغیرہ ع سے لے کر ع تک موجود ہیں اور نیز کلاہ و ٹوپی رومی ہر قسم موجود ہے ۔ جو چیز پسند نہ ہو ۔ معقول وجہ بیان کرنے کے بعد خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے ۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

احمد نور کابلی ۔ مہاجر از قادیان گورداسپور (پنجاب)

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرماتے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(بقیہ رکوع ۱۱)

واللہ یعلم المفسد من المصلح - امام محمدؒ کے پاس کسی یتیم کے کپڑے تھے آپنے انہین بیچ ڈالا کسی نے کہا یتیم کے مال مین کیون تصرف کرتے ہو تو آپنے یہی آیت پڑہی اور اسے سمجھایا کہ کپڑے نوپرانے ہوکر اون کی قیمت گھٹتی جاتی ... یتیم - اس لیے ان کو بیچدیا تا مال محفوظ رہے۔

ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن - لڑائی مین کفار کی عورتین قیدی بنکر آتی تھین اس لئے صحابہ نے ان کے نکاح کا مسئلہ پوچھا کیونکہ وہ ان کی رشتہ دار تھین آپنے حکمدیا کہ مشرکہ سے نکاح جائز نہین اس مین بہت بڑی حکمتین تھین - ایک تو یہ کہ عورتون مین شرک بہت ہوتا ہے - اگر مشرکہ عورتین مسلمانون کے گھرون مین آجاتین تو اون کی اولاد پر برا اثر پڑتا ہے - مین نے ایک عورت کو ایسے شرک مین مبتلا دیکھا جس کو میرا واہمہ تجویز نہین کرسکتا وہ یہ کہ ایک عورت ہر صبح پاخانہ کو سجدہ کرتی اور کہتی کہ سے قدیچہ ائی - میچھ میٹیا ہے - تو مین اپنا بیٹا تجھی پر بہگایا کردن گی۔

ولا تنکحوا المشرکین - یعنے اپنی لڑکیون کی شادیان مشرکون کو مت کرو اسی بنا پر ہمارے امام نے حکمدیا کہ غیر احمدیون کو اپنی لڑکیان نہ دو - کیونکہ ان مین بھی شرک ہے اور اس طرح میل جول سے شرک بڑھ جائیگا - شرک مین نے بلا تحقیق نہین کہا - مسیح کے مسئلہ ہی مین جو خوفناک گمراہی ان مین ہے وہ کم نہین وہ کون سی اللہ کی صفت ہے جو اس کی طرف منسوب نہین کرتے خالق کخلق اللہ اسے مانتے ہین - احیاء موتی اس کی طرف منسوب کرتے ہین عالم الغیب اسی جانتے ہین - حرام و حلال کا اختیار اسے دے رکھا ہے۔

پھر ختم نبوت کے بھی وہ قائل نہین پس ایسے مشرک لوگون سے ہمین تعلق ازدواج قائم کرنے مین سراسر نقصان ہے اس لئے امام نے منع فرمایا جن احمدیون نے حضرت امام کی اس نصیحت پر عمل نہین کیا سکھ اوخھون نے ہی نہین پایا۔

۲۵ - مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

ویسئلونک عن المحیض - عرب کا دستور تھا کہ وہ جنگ مین اپنی عورتون کو بھی ساتھ لیجاتے تھے اس رسم کا فائدہ یہ تہا - کہ وہ بڑے جوش سے جنگ کرتے تھے اور جان توڑ کر لڑتے تھے کیونکہ اون کو خیال ہوتا کہ اگر ہم نے پیٹھ پھیری اور بزدلی دکہائی تو ہماری عورتون کی عصمت محفوظ نہین رہے گی اور سب بال بچہ دشمنون کے قبضے مین آجائے گا اس واسطے جنگ کا نام بھی اوخھون نے حفیظہ رکھا تھا - کیونکہ جنگ ان کے ننگ و ناموس کی حفاظت کا موجب تھی۔

اب جنگون مین جب عورتین ان کے ساتھ تھین تو بعض وقت اون کو حیض بھی آجاتا اس حالت مین اوخھون نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا حکم ہے - اسلام مین حیض کے متعلق عورتون کو کئی حکم ہین - مثلاً یہ کہ وہ روزہ نہ رکھے (کیونکہ پہلے ہی سے بہت ضعیف ہوتی ہے اس طرح بیماری بڑہتی ہے) نماز نہ پڑھے وضو نہ کرے کیونکہ ٹھنڈے پانی سے استنجا سخت نقصان پہونچاتا ہے۔

کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا اخذھا کی ماتحت مین ہندو مذہب کے اس طریق کو بہت اچھا سمجھتا ہون کہ وہ اپنی عورتون کو آٹا تک نہین گوندھنے دیتے - تاکہ پانی نقصان نہ پہونچائے گو وہ اس احتیاط مین حد سے بڑھ گئے ہین ہماری پاک شریعت چونکہ انسان کے جان و مال کی محافظ ہے اس واسطے اللہ نے خاص عبادتین معاف کر دی ہین - اور ادہر مردون کو روک دیا۔

ھو اذی - بدبو دار چیز ہے اس حالت مین انسان جماع کرے تو دکھ کا موجب ہے اس سے معلوم ہوا کہ خلاف وضع فطرت بھی حرام ہے ایک پاک فطرت کا انسان حضرت علیؓ فرماتا ہے کہ اگر قرآن مین اس کا ذکر نہ ہوتا تو میرا واہمہ تجویز ہی نہین کر سکتا - کہ یہ بدکار ی بھی ہے۔

ولا تقربوھن - بالکل نزدیک نہ جاؤ - اس سے لواطت کی حرمت بھی ظاہر ہے۔

یطھرن - پاک ہو جاوین ہمارے ملک کی عورتین بہت ناواقف ہین خوشبو وغیرہ کا استعمال نہین جانتین۔

یحب المتطھرین - اس کے معنے اللہ نے پارہ ۱۹ سورہ نمل رکوع ۴/۱۹ مین بتلائے ہین - اخرجوا اٰل لوط من قریتکم انھم اناس یتطھرون - گویا جو شخص لواطت سے اجتناب کرے اسے متطہر کہتے ہین۔

حرث - کھیتی وہ ہے جہان بونے سے کچھ فائدہ ہو اس سے بھی اس خلاف وضع فطرت کی ممانعت نکلتی ہے۔

عرضۃ - اللہ کے نام کو نیکی کرنے مین روک نہ بناؤ مثلاً خدا کی قسم کھاکر یہ کہدیا - مین فلان کے ساتھ نیکی نہ کرون گا - فلان کے گھر نہ جاؤن گا وغیرہ۔

باللغو فی ایمانکم - مختلف مذاہب کے رو سے پانچ طرح کی قسمین ناجائز ہین (۱) غضب کے وقت (۲) عادت کے طور پر واللہ باللہ بخدا کہنا (۳) اپنی جگہ تحقیق سے کہتا ہو مگر دراصل وہ بات غلط ہے (۴) قسم کھاکر بھول جائے اور ارتکاب اس فعل کا کرے جسکے نہ کرنے کی قسم کھا چکا ہو - (۵) حلال چیز کو کہہ دے کہ یہ میرے لئے حرام ہے۔

یؤلون - ایلاء کرتے ہین - اپنی بی بی کے پاس نہ جانے کی قسم کھانا۔

ان عزموا الطلاق - یہان مین تم لوگون کو نصیحت کرتا ہون کہ اسلام مین کئی مسئلے موجود ہین تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو - کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے مگر خود مسلمانون ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دکھون کی جڑ بنا دیا ہے حالانکہ نکاح - آرام - دوستی و رحمۃ کے لئے تہا - چنانچہ فرمایا - لتسکنوا الیھا۔

مگر بعض ایسے لوگ ہین کہ نکاح کرکے نہ تو بساتے ہین نہ طلاق دیتے ہین۔ طلاق کی اجازت پر اگر یہ عمل کرتے تو عورتون پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا۔ مین نے دنیا بھر مین مکہ ایک ایسا شہر دیکھا جہان عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو تو وہ قاضی کی عدالت مین چلی جاتی ہے اس وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو۔ دیکھو مین تمھین تاکید کرتا ہون کہ عورتین بہت ہی کمزور ہین تم ان مظلومون پر رحم کرو۔ ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔ لھن مثل الذی علیھن کو یاد رکھو۔ اگر نشوز کا خوف ہو کوئی لڑائی ہو۔ تو ایک اپنے قبیلے سے ایک اسکے قبیلے سے حکم مقرر کرکے جلد فیصلہ کردو۔ حتی الوسع عفو درگذر چشم پوشی سے کام لو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے۔ استوصوا بالنساء خیراً۔ اسے مت بھولو۔

ثلثۃ قروء۔ یہ عدت کی مدت ہے۔ قرء کہتے ہین حیض کو اور طہر کو بھی۔ اللہ تعالیٰ اپنی خاص حکمت سے ایسے ذو معنی الفاظ قرآن مجید مین لاتا ہے تاکہ جنھین قرآن کا عشق ہے ان کے لئے تدبر کا میدان وسیع ہو ایک بڑے بزرگ گذرے ہین جو کہتے ہین۔ مین نے بخاری رسول علیہ السلام سے سبقاً سبقاً پڑھی ہے۔ جب قرء کی بحث آئی۔ تو مین نے عرض کیا۔ یہ حیض ہے یا رسول اللہ؟ تو فرمایا۔ اذا فرغت من قرء۔ مکرر سہ کرر عرض کیا۔ پھر بھی آپنے یہی قرء کا لفظ فرمایا۔

۲۷۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۳)

طلاق ایک اسلامی حکم ہے جو شریعت نے ضرورتاً جائز رکھا ہے۔ کیونکہ بعض وقت جو حقیقی تعلق میان بی بی کا ہے وہ قائم نہین رہ سکتا اس لئے اس کو قطع کرنا پڑتا ہے وہ حقیقی تعلق آیت لتسکنوا الیھا مین مذکور ہے کہ تسکین ہوتی ہے (۲) مودۃ (دوستانہ بڑھانے کا ذریعہ ہے (۳) ورحمۃ (۴) خانہ داری کا انتظام۔

عورت ایک بہت نازک صنف ہے اور ہر طرح مدد کی محتاج ہے۔ وہ تعلیم مین مرد کی برابری نہین کرسکتی۔ کیونکہ حمل اور بچہ کی پرورش اور مستقل کورس کی کمزوری اس کے لاحق حال ہے اس کے اعضا مین ایک قسم کی نزاکت ہوتی ہے۔ پھر بوجہ پردہ عام طور سے اسکو تجارب کا موقعہ نہین ملتا۔ پس جب ہم دیکھتے ہین کہ آنکھ کو اگر ذرا بھی دکھ پہونچے تو ایڑی کے زخم سے اس کی زیادہ غور و پرداخت کیجاتی ہے تو پھر عورت کے چھوٹے سے چھوٹے دکھ کی بھی کیون نہ پرواکی جائے۔ بعض وقت میان بی بی کے تعلقات مین اس قسم کی باتین آجاتی ہین کہ ان مین کسی طرح اصلاح نہین ہوسکتی تو اس صورت مین بجائے اس کے کہ اس بچاری کو دکھ دیا جائے۔ طلاق دینے کا ارشاد ہے مگر یکدم طلاق دینے کی اجازت نہین۔

الطلاق مرتٰن۔ طلاق دوبار ہے پھر اس کے بعد

امساک بمعروف۔ رکھے تو پسندیدہ طور پر۔

تسریح باحسان۔ یا رخصت کردے بہت سلوک سے۔ افسوس مسلمان اس پر عمل نہین کرتے اور یکدم سو طلاق دیتے ہین حالانکہ طلاق متفرق طہرون سے دینی چاہیئے۔

شیئاً۔ یہ تاکید کے لئے ہے کہ کچھ بھی واپس لینا جائز نہین۔

فیما افتدت بہ۔ عورت کچھ روپیہ دے کر مرد سے طلاق لے سکتی ہے۔ اسکا نام خلع ہے۔

فان طلقھا۔ یہ تیسری طلاق کا ثبوت ہے۔

فلا تحل لہ۔ اس سے جو حلالہ کی بد رسم جاری ہوئی وہ اسلام کے لئے ننگ ہے۔ حلالہ اس چیز کا نام ہے کہ موقت نکاح کرتے ہین۔ ادھر نکاح و جماع اور صبح طلاق۔ پھر پہلا شوہر نکاح کرلیتا ہے۔ یہ بہت بری رسم ہے۔

ولا تتخذوا آیات اللہ ھزواً۔ مسلمانون کو اس سے عبرت پکڑنی چاہیئے۔ جو لوگ نہ عورتون کو بساتے ہین نہ چھوڑتے ہین وہ اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین اور خدا کے عذاب کے نیچے ہین۔

۲۸۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

واذا طلقتم النساء۔ چونکہ جنگ مین بہت ہی قریب کے رشتہ دار مرد اور عورتین موجود ہین اور طرف مخالف مین ان مسلمان عورتون کے رشتہ دار ہی تھے اس لئے بعض وقت یہ عورتین نشوز بھی کر لیتی تھین۔ کیونکہ رشتہ داری کا معاملہ تھا۔ اس سے اور پھر نا شوئی کے تعلقات پر اس کا اثر پڑتا تھا اس لئے مجبوراً طلاق دینا پڑتا تھا۔ اس لئے جہاد کے بیان مین طلاق کے مسائل بیان ہورہے ہین۔

فلا تعضلوھن۔ یہ آیت ایک واقعہ کے بیان سے صاف ہو جائے گی وہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص کی حقیقی بہن نے کسی کے ساتھ نکاح کیا۔ میان بی بی مین ناموافقت ہوئی۔ تو میان نے طلاق دیدی مگر عدت گذرنے سے پہلے اس نے پھر رجوع کرلیا۔ اسی طرح کئی بار ہوا۔ کہ جب وہ وقت گذرنے کو آتا۔ تو پھر وہ باہمی تعلقات کو جائز کرلیتا۔ آخر جب ایک دفعہ اس نے رجوع کرنا چاہا تو چونکہ قانون آلہی کے مطابق پانچ جگہون کی رضامندی حاصل کرنی پڑتی تھی اول قرآن اس سے یہ دیکھا جاتا کہ یہ تعلق جائز ہے یا نہین۔ دوم۔ رسول کا عملدرآمد۔ سوم عورت کی رضامندی۔ چہارم مرد کی رضامندی۔ پنجم۔ عورت کے کنبہ کی۔ یعنی جو عورت کا ولی ہے اس کی رضامندی اس آخری شرط کے مطابق۔ میان نے اپنی بی بی سے مصالحت کے بعد پیغام بھیجا۔ کہ چونکہ آپ کی رضامندی ضروری ہے اس لئے آپ بیٹھین تا یہ معاملہ طے ہوجائے اس پر اس نے اپنے بہنوئی کو سخت سست کہلا بھیجا اور کہا کہ مین ہرگز اپنی بہن کو اب تجھ سے نکاح نہ کرنے دون گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ جب میان بی بی راضی ہین تو تمھین روکنا نہین چاہیئے۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ مخفی در مخفی نکاح۔ یا عربی زبان مین عورتون سے نکاح کرلینا۔ شریعت نے جائز نہین رکھا۔

والوالدات یرضعن اولادھن۔ چونکہ اکثر ایسی مطلقہ بھی ہوتی تھین۔ جن کی گود مین بچہ دودھ پینے والا ہوتا۔ اس لئے دودھ پلانے کے متعلق بھی فیصلہ ہونا چاہیئے تھا۔ جو یہان بیان کردیا۔ کہ اول تو مائین ہی دودھ پلائین۔

لا تکلف نفس الا وسعھا۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ اسلام جو قاعدہ سکھائے گا وہ انسان کے قوی روحانیہ و عقلیہ و مشاہدہ و تجربہ کے خلاف ہرگز نہ ہوگا۔ جس چیز کی برداشت انسان کی قوت نہین کرسکتی اس قوت کے متعلق کوئی حکم نہ ہوگا۔ رمضان کا روزہ ہے۔ تو بیمار و مسافر کے لئے حکم ہے کسی اور دن مین رکھ لین۔ ایسا ہی دودھ پلانے والی اور حاملہ اور بوڑھے آدمی کے لئے اجازت ہے کہ وہ کھانا دیدیا کرے۔ کیونکہ اسے پھر رکھنے کی امید نہین۔ پھر نماز ہے اس کے لئے اجازت ہے۔ وضو کرکے نہین پڑھ سکتے تو تیمم کرکے اٹھ کے نہین پڑھ سکتے تو بیٹھ کے پڑھ لین۔ بیٹھ کر نہین تو لیٹ کر۔ ان سب باتون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ نے احکام شریعت مین انسان کی برداشت کو مدنظر رکھا ہے

اسلام میں کوئی مسئلہ تثلیث کی مانند نہیں۔ کہ ایک + ایک + ایک کو ایک ماننا پڑتا ہو۔ نہ کفارہ کا مسئلہ ہے کہ بدی کا ارتکاب کرے زید اور سزا دی جائے بکر کو۔ نہ اس میں یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ انگور کا پانی اور روٹی واقعی مسیح کا لہو بن جاتا ہے نہ اس میں بت پرستی ہے جو بہت ہی بودا عقیدہ ہے۔ کیونکہ جب کل چیزیں انسان کی خادم ہیں اور وہ مخدوم نہیں بن سکتیں۔ تو معبود کس طرح بن سکتی ہیں۔ باوجود اس تعلیم کے۔ میں نے اکثر بد معاش شریر النفس لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بدکاری کے بعد یہ عذر کرتے ہیں کہ خدا نے مجھ سے ایسا کروایا۔ ؎

درکوئے نیکنامی مارا گزر ندادند + گر تو نے پسندی تغیر کن قضارا۔

اگر یہ جواب صحیح ہو۔ تو پھر تمام رسالتیں باطل ٹھہرتی ہیں۔ اسی واسطے فرماتا ہے۔ لا یکلف اللہ نفسًا الا وسعہا۔

عن تراضٍ منہما وتشاور۔ اگر دونوں باہمی رضامندی اور باہمی مشورہ سے دودھ چھڑا دیں۔ تو کوئی گناہ نہیں۔

واتقوا اللہ۔ بس اصل حقیقت تو یہ ہے کہ خواہ جہاد کے مسئلے ہوں یا تمدن و معاشرت کے ان میں بہر حال تقوے مد نظر رکھو۔ اب متقی بننے کا ایک گر بتاتا ہے

واعلموا ان اللہ بما تعملون بصیر۔ جب تم کوئی کام کرو۔ کوئی بھی ہو۔ اصولاً تین نوع میں کل کام آ سکتے ہیں۔ غضب و انتقام ایک۔ غرض دنیوی۔ حرص دوئم۔ شہوت۔ شجاعت تین سب میں یہ بات یاد رکھو۔ کہ تم پر کوئی حکمران اور نگران ہے تمام افعال و اقوال میں اگر انسان اس دستور العمل کو نگاہ رکھے تو متقی بن جاوے۔

والذین یتوفون منکم۔ تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ حاملہ ہو۔ اس صورت میں دوسرا نکاح نہ کرے۔ جب تک بچہ نہ جن لے۔ دوم۔ یہ کہ حاملہ نہ ہو۔ اس صورت میں چار ماہ دس دن انتظار کرے۔ بصورت فوتیدگی شوہر۔ اور بصورت طلاق دینے کے ثلثۃ قروء۔ یہ سب اس لئے کہ شائد حمل ہو۔ تو اس مدت میں پتہ لگ جاتا ہے یا پچھلے تعلقات زناشوئی کا لحاظ مقصود ہے

فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن بالمعروف۔ بیوہ کے نکاح ثانی کے متعلق اکثر مسلمان تامل کرتے ہیں۔ یہ رسم بہت ہی بری رسم اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے خلاف ہے۔ سادات میں سے وہ عورت جس پر کل سادات کو فخر ہے جس سے سیدوں کی اولاد چلی بیوہ تھی۔ مغول۔ کی عظمت کا سلسلہ بھی جہاں سے شروع ہوتا ہے اون کے مورث اعلے کی بیوی ہی بیوہ تھی۔ جیسا نسل بڑھانے کا عضو مرد کے ساتھ ہے عورت کے ساتھ بھی ہے۔ کھانے پینے پہننے کی خواہش اگر مرد میں ہے۔ تو عورت میں بھی ہے۔ اگر عورت کسی کی سخت بیمار ہو۔ تو مرد کو دوسرے نکاح کی فکر پڑ جاتی ہے اور عورت کے مرنے پر تو کوئی مرد نہیں۔ جو عزم کرے میں نکاح نہیں کرونگا اگر کوئی ایسا ہو تو میں اسے سلیم الفطرت مرد نہیں سمجھتا۔ غرض جب نکاح ثانی سے مرد کی ناک نہیں کٹتی۔ تو عورت کی کیوں کٹنے لگی۔ اس بد رسم کا اثر میں نے اپنی طبی پیشہ میں بہت دیکھا۔ جہاں کئی شریف زادیاں اسقاط حمل کی دوائیاں پوچھتی پھرتی ہیں۔

لا تعزموا عقدۃ النکاح۔ اس حکم کی عدم تعمیل میں بھی بد ذاتی سے کام لیا گیا ہے اور اکثر ملاں باوجود اس نص صریح کے ایام عدت میں نکاح پڑھ دیتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں صرف روک کے لئے تاکہیں کسی اور جگہ نکاح نہ کرے۔ دیکھو کیسا بودا عذر ہے بہر حال اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے۔ تم ان حیلوں سے خلقت کے سامنے شائد عہدہ برآ ہو جاؤ۔ مگر خدا تمہارے دلی ارادوں اور منصوبوں کو خوب جانتا ہے اس کے غضب سے ڈرتے رہو وہ اگرچہ بردبار ہے مگر اس کی بردباری یہ معنے نہیں رکھتی۔ کہ وہ اپنے قانون کی خلاف ورزی پر باز پرس نہ کرے گا۔

۲۹ ۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۵)

او یعفوا الذی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ساوے کا سارا مہر دیدے۔

بیدہٖ عقدۃ النکاح۔ شوہر۔

حافظوا علی الصلوات۔ جہاد کا مسئلہ تھا۔ اس میں نماز کا ذکر بظاہر خلاف ترتیب معلوم ہوتا ہے لیکن میرے نزدیک اصل ترتیب تو یہی تھی۔ کہ جہاد کا ذکر ہو کیونکہ اول سے آخر تک یہی بیان چلا جاتا ہے۔ درمیان میں طلاق وغیرہ کے مسائل۔ تو ضرورۃ آ گئے تھے اور صلوٰۃ وسطیٰ کی تاکید اس لئے فرمائی کہ جنگ دوپہر ڈھلنے کے وقت شروع ہوتا تھا اور ظہر و عصر کی نماز جمع کرنی پڑتی تھی اس لئے اس نماز کی خصوصیت سے تاکید فرمائی۔ کہ جنگی اشغال تمہیں نماز سے نہ روکیں۔

ایک صوفی نے اس آئت پر ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ نے جہاد کے بیان میں خانہ داری کے امور کا بیان کرتے کرتے۔ نماز کا بھی ذکر کر دیا۔ گویا یہ سمجھایا کہ جیسا ہم نے ان جہاد کے مسئلوں کے درمیان طلاق وغیرہ کے ضروری مسئلے بیان کر دئے اسی طرح تم بڑے بڑے ضروری کاموں میں نماز کو درمیان رکھ لیا کرو اور اسے قضا نہ کر دینا۔

والذین یتوفون منکم۔ یہ بھی جہاد ہی کی بات ہے۔ کیونکہ آخر مسلمان ہی مقتول ہوتے تھے ان کی بیبیاں پیچھے رہ جاتیں ان کے لئے وصیت فرمائی کہ ایک سال تک نہ نکالی جاویں۔ یہ آئت چار ماہ دس دن کے حکم کے خلاف نہیں بلکہ وہ عدت کی مدت ہے۔ جو عورت پر واجب ہے۔ اور یہ بطور وصیت اس متوفی کے وارثوں کو حکم ہے کہ ایک سال تک اس بیوہ کو خرچ دیتے رہیں۔

واللہ عزیز حکیم۔ چونکہ لوگ بیوہ کے نکاح کے بارے میں کہتے ہیں۔ یہ ہماری عزت کے خلاف ہے اس لئے فرمایا کہ میرا نام عزیز ہے۔ میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں میں یہ حکم دیتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ بیوہ کا نکاح نامناسب ہے اس لئے فرمایا ہم حکیم ہیں ہر قسم کی حکمت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ حکم دیا جو نامناسب نہیں۔

۳۰ ۔ مارچ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۵)

الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم۔ اس آئت کے متعلق بہت سے اختلاف ہیں مگر میں جو معنے کرونگا وہ کامل یقین اور پورے انشراح صدر کے ساتھ ہیں۔

اسی آئت کے اخیر میں فرمایا ہے ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ اللہ کے آدمی پر بڑے بڑے احسان ہیں پہلے ہم کو انسان پیدا کیا۔ اگر کتے اور سور بنا دیتا تو ہم کیا دخل دے سکتے تھے۔ پھر چوہڑے چمار بنا دیتا تو ہم کیا دخل دے سکتے۔ پھر کمزور قوموں میں پیدا کر دیتا۔ تو ہمارا کیا بس تھا۔ پھر ماں کے

سے نکل کر ہم پاگل ہو جاتے یا اندھے یا بہرے یا گونگے یا اپاہج تو ہمارا کیا زور تھا۔ دیکھو اس کا ہم پر کیسا فضل ہے کہ معدوم سے موجود کیا۔ موجود ہوئے تو آدمی بنایا۔ میرے ایک دوست ذلیل قوم سے تھے۔ اون کو اس بات کا رنج تھا وہ مجھے کہتے۔ جب ہم وہ پیشہ چھوڑ چکے جو ذلت کا موجب تھا۔ تو پھر لوگ ہمین کیون حقارت سے دیکھتے ہین۔ مین نے کہا میرے نزدیک تمہارا ہی قصور ہے۔ یہ لقب تمہارا کسی تمہاری مخفی بدکاری کا نتیجہ ہے جو اس زمین مین تم لوگون نے کی۔ اگر تم اس لعنتی زمین کو چھوڑ کر سو میل دور چلے جاتے۔ تو کم از کم لوگ تمہین شیخ تو کہتے اس پر وہ بولا کہ یہان ہماری حویلیان ہین یہ ہے وہ ہے۔ مین نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ابہی تمہین ان بدکاریون سے کچھ تعلق ہے۔

یوسف کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا پاک معاملہ تھا۔ جس ملک مین وہ رہتا ان کیلئے ترقی کے سامان نہ تھے۔ اللہ نے انہین ایک عجیب تدبیر سے مصر پہنچایا۔ وہان جب پہنچ تو ان کی نیکی۔ نیک نیتی۔ عاقبت اندیشی۔ علم و دیانت۔ شجاعت ایسی تہی۔ کہ مقربان بارگاہ بادشاہی سے بنا دیا۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اب بھی جو بچہ ان خصلتون کو لازم پکڑے گا ان مدارج کو پہونچے گا۔ جن پر یوسف پہونچایا گیا چنانچہ سورہ یوسف میں فرماتا ہے۔ فلما بلغ اشدہٗ اٰتیناہ حکمًا و علمًا و کذٰلك نجزی المحسنین۔

پس اپنی حضرت یوسف کی طفیل بنی اسرائیل مصر مین آباد ہوئے۔ مینے بارہا بتایا ہے کہ جب خدا کے فضل سے کوئی قوم مالدار اور آسودہ حال ہوتی ہے اور اسے عزت۔ مکان اولاد۔ صحت و عافیت۔ سبھکا مل جاتا ہے تو وہ خدا کو بھلا دیتی ہے کبھی تو اس کے افراد علمون پر گھمنڈ کرتے ہین۔ چنانچہ ایک نے کہا۔ انما اوتیته علےٰ علم عندی ہم مولوی فاضل ہین یا حکیم ہین یا مُدبر ہین۔ اس لئے ہم کو یہ کامیابی ہوئی اور کبھی مال و منال جاہ و جلال پر غرہ کرتے ہین۔ جب قوم کی یہ حالت ہو جاتی ہے۔ تو پھر اس کا تنزل شروع ہوتا ہے۔ پھر بعض کی تو قطع نسل ہو جاتی ہے اور وہ بالکل بے نام و نشان ہو جاتے ہین اور بعض حاکم سے محکوم بن جاتے ہین اور ان کا نام عزت سے نہین لیا جاتا

بنی اسرائیل پر جب یہ زمانہ آیا۔ تو وہ خدا کے احکام کو بھول گئے اور خدا نے ان پر ذلت و مسکنت لیس دی۔ بیگارون مین پکڑے جاتے۔ پزادے پکانے کا کام ان کے سپرد ہوا۔ ایک صوفی لکھتا ہے انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ جب اس کے پیٹ مین درد ہو تو پہلے وہ اپنی تدبیرون سے کام لیتا ہے۔ مثلاً فاقہ کرنا۔ پھر گھر مین جو سیانا ہو اس کی رائے پر چلنا۔ پھر اپنے محلہ کے حکیم سے مشورہ لیتا ہے۔ پھر اس طبیب سے بھی بڑا ہو یہان تک کہ پھر کسی اور مشہور طبیب کی طرف رجوع کرتا ہے جو کسی دوسرے شہر مین ہو۔ آخر یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ پھر وہ اس ملک کو چھوڑ کر محض علاج کی خاطر دوسرے ملک مین چلا جاتا ہے۔ جب وہان بھی کچھ نہین بنتا۔ تو پھر کسی خدا رسیدہ کے قدمون پر گرتا ہے۔ جب وہان سے بھی مایوسی ہو تو پھر پکار اٹھتا ہے۔ لا الٰہ الا انت سبحانك انی کنت من الظٰلمین۔ تب خدا کی رحمت کا دریا جوش مارتا ہے اور وہ اسے شفا دیتا ہے۔ اسی طرح بنی اسرائیل کی حالت جب یہان تک پہونچی۔ تو اونہون نے خدا کے حضور تضرع کیا اور موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے وہ انہین اس ملک سے نکال لائے۔ وہان ان کے لئے کیا تھا؟ یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم۔ اولاد کو ذبح کرتے اور عورتون کو بے پردہ کرنے کی تجویزین تھین

پس یہ حذر الموت تہا۔ جس سے ہزارہا ہزار اس ملک سے نکلے۔

اب موسیٰ نے ان کو حکم دیا۔ یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم مگر اونہون نے بے ادبی سے کہا کہ وہ زور آور ہین ہم سے تو مقابلہ نہین کیا جاتا۔ جاؤ تم اور تمہارا خدا لڑو۔ اس پر اللہ نے فرمایا۔ ہم نے تمہین زندہ قوم بنانے کے لئے اپنے نبی کی معرفت یہ حکم دیا تھا۔ نہین مانتے تو جاؤ۔

موتوا۔ ہلاک ہو جاؤ۔ اس پر ان پر وہ حالت طاری ہوئی۔ جو ۶ پارہ سورۃ مائدہ رکوع ۴ مین درج ہے اور وہ موسےٰ کی دعا کا اثر تہا۔ جو انہون نے ان الفاظ مین کی۔ فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین۔ فرمایا۔ فانها محرمة علیهم اربعین سنة یتیهون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین۔ کہ چالیس سال خراب خستہ حال مارے مارے جنگلون مین پھرتے رہین۔ چنانچہ جب یہ لوگ جو بے ادبی مین شامل تہے۔ ہلاک ہو چکے اور چالیس سال مین ان کے نیچے جوان ہوتے یا وہ لوگ رہ گئے جو بے ادبی مین شریک نہ تھے۔ تو پھر

ثم احیاهم۔ ان کو زندہ قوم بنا دیا۔ هم سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہی مرکر زندہ ہوئے۔ بلکہ متکلم۔ مخاطب۔ غائب کا ضمیر اس کے مثیل کی طرف بھی پھرتا ہے۔ متکلم کی مثال سنئے۔ ما قتلنا ههنا۔ ہم اس جگہ مقتول نہ ہوتے۔ حالانکہ جو قتل ہو چکے ہین۔ وہ کس طرح بول سکتے تہے۔ مراد ان کے مثیل ہین۔ مخاطب کی مثال۔ و اذ قلتم یٰموسیٰ لن نؤمن لك حتی نری اللہ جهرة۔ غائب کی مثال۔ ما یعمر من معمر ولا ینقص من عمره۔ جس کی عمر بڑہائی گئی اسی کی گہٹانے کا ذکر بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ مراد اس کا مثیل ہے۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ۔ دشمن کا مقابلہ کرو۔ مگر اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے نفسانی غرض شامل نہ ہو۔

یقرض اللہ قرضًا حسنًا۔ قرض کے لفظ پر بعض نادانون نے اعتراض کیا ہے کہ مسلمانون کا خدا مفلس ہے جو اپنی مخلوق سے قرض مانگتا ہے ایسے لوگون کو کہنا چاہیئے گورنمنٹ بھی بینک مین روپیہ لیتی ہے تو کیا وہ غریب ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر چہ گیرد علتی علت شود کی ماتحت اس لفظ کے معنے بھی ہمارے ملک مین آکر بگڑ گئے قرض کے معنے ہین۔ مال کا حصہ کاٹ کر دینا۔ مقراض اسی سے نکلا ہے پس اب ان معنون پر کوئی اعتراض نہین

یقبض۔ اللہ لیتا ہے۔

یبصط۔ پھر اسے بڑہاتا ہے۔

من بعد موسیٰ۔ من بعد لانے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ واقعہ موسیٰ کے زمانہ کا ہے

قالوا لنبی لهم۔ اس زمانہ مین جو روحانی بادشاہ ہوتا اسے نبی کہتے۔ اس قصہ مین اللہ مسلمانون کو سمجھاتا ہے کہ ایک وقت آئے گا۔ تم مین بہی روحانی بادشاہ الگ ہو جاوینگے اور جسمانی الگ۔ چنانچہ ابوبکر و عمر رضی کی خلافت تک روحانی و جسمانی بادشاہ جمع رہے۔ پھر ملک الگ منتخب ہوتے رہے۔

(باقی آیندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)